MILTON'S PARADISE REGAINED

IN URDU

فردوسِ بازیافتہ

از

[illegible] چرن صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ

سنہ ۱۹۲۲ء

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

[مطبع] نولکشور پریس لکھنؤ میں چھپکر شائع ہوا

[بار] اول ۵۰۰ جلد — جملہ حقوق محفوظ ہیں — قیمت فی جلد ۸/

فہرست مضامین

دیباچہ

بسنہ ۱۹۱۴ء مین ہمارے قابل سخن سنج دوست مسٹر عیسلی چرن صدا نے جادوبیانِ انگلستان ملٹن کی مشہور مثنوی پیراڈائز لاسٹ کا ترجمہ "فردوسِ گم شدہ" میرے دیباچے کے ساتھ شائع کیا تھا میری امید کے مطابق پبلک نے اُسکی قدر اور لایق مترجم کی حوصلہ افزائی کی - چنانچہ ہمارے معزز دوست نے اب ملٹن کی دوسری مثنوی "پیرے ڈائز ری گینڈ" کا ترجمہ بھی "فردوس بازیافتہ" کے نام سے مکمل کر دیا اور اُسے پبلک کی پُرشوق آنکھوں کے سامنے پیش کرتے ہین -

یہ دو تون مثنویان مذہبی رنگ مین ڈوبی ہوئی ہین - پہلی مین اسرائیلیت ملی ہوئی مسیحیت تھی اور دوسری مین خالص مسیحیت ہے - پہلی کتاب زیادہ تر عہدِ عتیق یعنی توراۃ اور دیگر سابقہ کتب سماویہ سے ماخوذ تھی اور یہ زیادہ تر عہدِ جدید یعنی انجیل سے ماخوذ ہے - پہلی مین رحمٰن و شیطان کا مقابلہ اور فردوس کا انسان کے ہاتھ سے چھن جانا تھا اور اس دوسری مین حضرتِ مسیحؑ کے طفیل مین شیطان کا شکست پانا اور انسان کا پھر جنّت کو پا لینا ہے -

اس دوسری مثنوی کے بغیر پہلی مثنوی دراصل ناقص تھی - لہٰذا ہم مسٹر صدا کے شکرگذار ہین کہ اُنھون نے ہمارے اردو لٹریچر کی اس کمی کو پورا کر دیا - مین ملٹن کے حالات و کمالات فردوسِ گم شدہ کے دیباچہ مین لکھ چکا ہون اب اس دوسری مثنوی فردوسِ بازیافتہ کے دیباچے مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مکرم اور قابل دوست مسٹر صدا کے حالات لکھکر اُن کو اپنے دوستون سے روشناس کراؤن -

آپ اکبرآباد (آگرہ) کے ایک معزز کایستھ خاندان مین یکم اپریل ۱۸۸۱ء کو پیدا ہوئے اور دیبی پرشاد نام ہوا جس حساب سے فی الحال آپ کی عمر ۔ ۔ سال کی ہے - آپ کے والدِ بزرگ منشی اجودھیا پرشاد ایک معزز وکیل تھے اور پرانے مشرقی لٹریچر کے قدردان - اسی کا نتیجہ تھا کہ مسٹر صدا نے بچپن مین سب سے پہلے ایک قدیم مذاق کے مشرقی مکتب مین فارسی کی تعلیم پائی - ۱۸۹۱ء مین پدرِ بزرگوار نے

[illegible] کالج میں مسٹر ہیرن نام ایک پرجوش مسیحی سے اُن
کچھ قرابت بھی تھی - چنانچہ اُن سے دینِ مسیحی کی تعلیم سرگرمی و شوق کے ساتھ حاصل کرنے لگے اور دینِ عیسوی کی تمام مقدس کتابون کا مطالعہ کیا - اس مذہبی تعلیم کا ایک ہی سال مین یہ اثر ہوا کہ ۶ اگست ۱۸۸۵ء کو پادری جی - ای - اے - پارجیٹر صاحب پرنسپل سینٹ جانس کالج کے ہاتھ سے اصطباغ پاکر دینِ مسیحی اختیار کر لیا - اور بجائے دیبی پرشاد کے عیسلی چرن مسیحی نام رکھا گیا

تبدیلِ مذہب کے ساتھ ہی آپ مشن کی سرپرستی مین تعلیم کے لئے گورکھپور بھیج دیئے گئے اور آپ کے بڑے بھائی صاحب نے جو اب قانوناً آپ کے ولی و مربی تھے - پادری پارجیٹر پر دعویٰ دائر کر دیا کہ اُنھون نے میرے نابالغ بھائی کو مسیحی بنا کر غائب کر دیا ہے لہذا میرا نابالغ بھائی میری تولیت مین واپس دلایا جائے - جوائنٹ مجسٹریٹ گورکھپور مسٹر میکلاوڈ نے دعوے کو اس بنا پر خارج کر دیا کہ نابالغ اتنا ناسمجھ نہین ہے کہ اپنے نیک و بد کا امتیاز نہ کر سکے اور جب وہ اپنے بھائی کی تولیت مین رہنا بھی نہین پسند کرتا تو اُس کو مجبور کر کے بھائی کی ولایت مین نہین دیا جا سکتا۔

اس جھگڑے کی یکسوئی ہونیکے بعد آپ بیرنگ ہائی اسکول بٹالہ متصل ضلع امرتسر میں جو محض مسیحی طلبا کا مدرسہ ہے تعلیم کیلیے بھیجے گئے - یہین سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا - اور یہین پہلے پہل آپ کے دل مین اُردو شاعری کا شوق پیدا ہوا جس کی محرک یہ چیز ہوئی کہ ۱۸۸۶ء مین آپ کی ایک شفیق اُستانی اور مربیہ مس ٹکر صاحبہ نے ایک نمائش کی اسی کے سلسلہ مین ایک انگریزی نظم اُردو نظم مین ترجمہ کرنے کیلیے پیش طلبہ کو دی [illegible] بھی تھے - آپ کا ترجمہ مس صاحبہ موصوفہ کو پسند آیا - اور اُسکے صلے مین اُنھون نے آپ کو انعام دیا - اُردو فارسی کا ذوق مکتب کی ابتدائی تعلیم نے پیدا ہی کر دیا تھا اس انعام نے اس ذوق و شوق کو تازہ کر دیا۔

بورڈنگ ہاؤس مین اردو دیوانون کا پڑھنا مخربِ اخلاق سمجھا جاتا تھا - لہذا آپ نے اُردو شعر و سخن کی اُن کتابون کی طرف توجہ کی جو وہان کے کتب خانون مین موجود تھین مثلاً آبحیات وغیرہ - انھین [illegible] لے لے کر پڑھا اور شعر موزون کئے اور چونکہ شعر گوئی کی مشق شروع کر دی تھی - اس لئے خود اپنی تجویز سے اپنے لئے صدا کا تخلص اختیار کر لیا۔

[illegible] یہان دو سال تک قیام

رہا اس دوسال کی مدت مین ملازمت کے سلسلہ مین انگریزی تعلیم کی تکمیل کی اور آبائی جائداد کے حاصل کرنے کی بھی کوشش کرتے رہے بڑی کوششون سے جائداد کا کچھ حصہ ملا۔ جو بیکار اور غیر مفید تھا مگر آپ نے اس کو بھی غنیمت جانا۔ اور اسمین کی تھوڑی بہت ابتک آپ کے قبضہ مین موجود ہے۔

سنہ ۱۸۹۲ء مین آپ لکھنؤ مین آئے اور چرچ مشن کے متعلق تعلیمی خدمتین انجام دینے لگے جن کا سلسلہ دس سال تک یعنی سنہ ۱۹۰۲ء تک جاری رہا۔ لکھنؤ مین آنے کے پہلے ہی سال یعنی سنہ ۱۸۹۲ء مین پادری آرچ ہے۔ ایڈمس کی دختر مس ہیلنا ازبیلا ایڈمس کے ساتھ شادی ہوگئی آپ کے خسر ضلع کھیری کے ایک مسیحی گانون پناہ پور کے پادری تھے جو شاہجہانپور سے زیادہ قریب واقع ہے یہی زمانہ ہے جب سے مسٹر صدا نے متاہلانہ زندگی شروع کی۔

لکھنؤ چونکہ اردو ادب و شاعری کا بڑا مستند مرکز خیال کیا جاتا ہے۔ لہذا اس خاک پر قدم رکھتے ہی یعنی اسی سنہ ۱۸۹۲ء مین شعر و سخن کا ذوق و شوق تازہ ہوگیا۔ اور ارادہ کیا کہ شاعری کے کسی مستند و مقبول گھرانے کی شاگردی اختیار کرکے اپنی اردو شاعری کو مستند بنالین۔ اگرچہ یہان شاعری کا بہت چرچا ہے اساتذہ سخن کے پرانے خاندانون مین سے بہت کم باقی رہ گئے ہین جستجو کے کثیر کے بعد آپ کی نظر جناب سید آغا حسن صاحب امانت کے خاندان پر پڑی جن کے گھرانے سے ہزارون دلدادگان سخن فیضیاب ہوچکے ہین۔ امانت مرحوم سلسلۂ شاعری مین استادِ سخن شیخ امام بخش ناسخ کی یادگار تھے انھون نے اور ان کے فرزندِ اکبر لطافت مرحوم نے مدتون علم استادی بلند کیا۔ اور دنیا سے رخصت ہوگئے اور اب ان کی جگہ امانت مرحوم کے دوسرے فرزند سید عباس حسن صاحب فصاحت اپنے خاندان کی سچی قابلیت کے وارث اور بڑے کہنہ مشق اور خوش گو استاد ہین جنھین اصلاحِ سخن کرتے ایک عمر گذر گئی ہے علاوہ برین سخن آفرینی مین اکیلے وہی گذشتہ مذاقِ سخن کے دلدادہ اور اگلی شاعرانہ محفلون کی یادگار ہین غرضکہ سنہ ۱۸۹۲ء مین جبکہ شادی کا تازہ جوشِ عشق سینہ مین لمعہ افگن تھا۔ اسی عشق کا تیل سخن سنجی کے چراغ مین ڈال کر حضرت صدا خیال آفرینی کرنے اور جناب فصاحت کے زیرِ ہدایت میدانِ شاعری مین قدم مارنے لگے۔

مگر چونکہ آپکی شاعری مذہبی جوش سے پیدا ہوئی تھی۔ لہذا اس کو آپ نے نشو و نما کیلئے بھی مذہب ہی کی آغوش مین دیا۔ چنانچہ سب سے پہلا یہ کام شروع کیا کہ بائبل کی کتاب عہدِ عتیق یعنی توراۃ مقدس کو

سے پہلے شایع ہوا اور دوسری مثنوی "پیرسے ڈائزری کینڈ" کا ترجمہ "فردوسِ بازیافتہ" اب مشتاقون کے ہاتھ مین آیا جاتا
مسٹر صدا کی اور نظمین بھی در بہتر ہو کہ اُنکو بھی شایع فرماکے آپ اپنے کلام کے شایقین کو محظوظ فرمائین۔

مثنوی "فردوسِ گمشدہ" کی خریداری ممالک متحدہ وغیرہ کی ٹکسٹ بک کمیٹی نے اپنے علاقے کے کتب خانون کیلیے
منظور فرمائی ہے اور پبلک نے بھی اُسکو ایسے شوق سے لیا کہ اب اُسکی کوئی جلد نہین باقی رہی۔ اور مسٹر صدا ارشاد
فرماتے ہین کہ فردوسِ بازیافتہ کے شایع ہوجانیکے بعد فوراً اُسکا دوسرا ایڈیشن شایع فرمائین گے۔

سنہ ۱۹۰۲ء مین مسٹر صدا کو تبادلہ ہوجانیکے باعث لکھنؤ کو خیرباد کہکر جبل پور جانا پڑا تھا۔ جبراً و قہراً چلے تو گئے۔ مگر
ادب شاعری کے مشاغل مین فرق پڑتے دیکھکر مشن کی نوکری سے استعفا دے دیا۔ اور سرکاری ملازمت مین
داخل ہوکر اناؤ کے گورنمنٹ ہائی اسکول کے ٹیچر مقرر ہوگئے۔ یہ خدمت سنہ ۱۹۰۴ء تک انجام دی تھی کہ ضلع
لکھنؤ کے سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے قریب بارہ سال تک یعنی سنہ ۱۹۱۶ء تک یہ خدمت نہایت ہوشیاری
و خوش اسلوبی سے انجام دی جس مدت مین بارہا قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر بھی رہے سنہ ۱۹۱۶ء مین آپ کا لکھنؤ سے تبادلہ ہوگیا
اور ضلع گورکھپور مین بھیجے گئے چند ہی مہینے وہان رہے ہونگے کہ ضلع فتحپور مین ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر
ہوگئے اور اسی خدمت کو اس وقت تک انجام دے رہے ہین۔

یہ آپ کی خاص نیک نفسی کی برکت ہے کہ جہان رہے وہان کے لوگ خصوصاً ماتحت آپ سے نہایت
خوش رہے۔ اور ہر کیش و مذہب اور ہر گروہ والون کے ساتھ آپ کا یکسان منصفانہ و ہمدردانہ سلوک رہا۔ اور یہی خوبی
ہمین اُمید ہے کہ بہت جلد آپ کو اعلیٰ ترقی کی بلندی پر پہونچا ئیگی۔ اسوقت آپ کی چار اولادین ہین ایک بیٹا
اور تین بیٹیان۔ بڑی بیٹی ڈاکٹر جیمس ولیمس صاحب کو بیاہی ہوئی ہین جو لکھنؤ کے ایک مشہور ڈاکٹر ہین دوسری
صاحبزادی نے ٹریننگ کالج کا امتحان پاس کر لیا اور روانہ میکر گرلس ہائی اسکول کٹرہ الہ آباد مین مدرسہ ہین
تیسری بیٹی اور بیٹا ابھی تعلیم پا رہے ہین۔

۱۹- اگست سنہ ۱۹۲۱ء

محمد عبد الحلیم شرر لکھنوی۔

جلد اوّل

آزمائش اوّل

دیباچہ

یوحنا ۱: ۱ سے ۵

امثال ۸: ۲۲ سے ۳۱

بنام کلمۂ ازلی و ابدی ۔ حقیقی مظہر ذات الٰہی
خدا اسکے ساتھ تھا جو ابتدا سے ۔ نہین ہرگز جدا ہے وہ خدا سے
خدا ہے وہ کلام پاک و برحق ۔ ازل سے ہے وہی تو حکمت حق
وہ خالق تھا زمین و آسمان کا ۔ وہ مالک تھا ہمارے جسم و جان کا
وہی تاریک دنیا کا ہوا نور ۔ کہ تا ہو تیرگی عالم سے کافور
اُسی کے فیض سے فردوس کا حال ۔ شیاطین اور انسان کے کل احوال
لکھے تا ہو عدالت حق کی ظاہر ۔ محبت اور صداقت حق کی ظاہر
بتایا گم ہوا فردوس کیونکر ۔ کہ نافرمانی انسان سراسر
ہلاکت ہو گئی اور سخت آفت ۔ رہا یا ان پہ بھلا کیا جز مصیبت
مگر فردوس ہم کو پھر دلایا ۔ اُسی نے جو کہ بیٹا تھا خدا کا
مطیع حکم حق ہر دم رہا وہ ۔ کہ تھا انسان بھی اور تھا خدا وہ
اُسے شیطان نے تھا آزمایا ۔ قوی تر اپنے سے اُسکو ہی پایا
فریب اُسکا نہ اُسپر چل سکا کچھ ۔ نہ اُس کو جز ندامت کے ملا کچھ
شکست فاش کھائی اُس لعین نے ۔ بیابان ہی مین رب العالمین سے
کیا بارِ دگر فردوس ظاہر ۔ اُسے پائین جو ہین ناجی و طاہر
اب اَے روح خدا مجھ پر کرم کر ۔ ہدایت سے تو کر اپنی منور
مسیحا کا بھی تو ہادی ہوا تھا ۔ بیابان مین اُسے تو لے گیا تھا

خیالات اُسکے اعلے تھے سراسر — وہ تھا نورِ الٰہی سے منور
تو ملٹن کی طرح میرا بھی ہو نور — تو کر عرفانِ حق سے دل کو معمور
کروں اُس کی طرح مین نظم یہ حال — نہین عالم مین ہرگز جس کی تمثال
بیانِ زندگی تو یہ ہی ہے — اسی سے سارے عالم کی خوشی ہے
یہ ہے فردوسِ تازہ اِس زمین پر — یہ ہے فردوسِ اوّل سے بھی بہتر
تھا جب مخلوق کا ہر طرح بد حال — گنہ کے تھے سبب سب زشت افعال — مسیح کی آمد
ہر اک جا دہر مین بس تیرگی تھی — شیاطین کی سراسر بندگی تھی
جو کچھ تھی روشنی اُس کو کیا دور — تھا تاریکی سے عالم سخت مجبور
چراغِ عقل بھی گُل تھا کہین پر — بجز ظلمت کے کیا تھا اس زمین پر
نہ مشعل اہلِ یونان کی تھی کافی — نہین روغن رہا تھا اُس مین باقی
ہمارے ہند کا بھی تھا یہ ہی حال — تھا کلجگ جسمین ہوتے تھے بدافعال
یہودی اہلِ دنیا ہو چکے تھے — بہت کم اہلِ دین باقی رہے تھے
تھا ظاہر مین اگرچہ دین سے کام — فقط باقی رہا تھا دین کا نام
تھی ظاہر اہلِ دنیا کی ہلاکت — کہ منڈلاتی تھی ہر جا پر نحوست
جو تھے اربابِ دانش ہر جگہ پر — ہدایت سے خدا کی جو منور
اُنھین تھا انتظارِ منجیِ دہر — کرے گا جو خدا کا دور ہر قہر
یہودی قوم کے اہلِ خدا سب — کہا کرتے تھے یہ حق سے کہ اے رب!
مسیحا کو عنایت جلد کر دے — تو اُسکے نور سے خلقت کو بھر دے
نمودار اب تو ایسی باکرہ کر — کہ پیدا اُس سے ہو فرزندِ داور — یسعیاہ ۷-۱۴
عمانوئیل ہو اور ہو مسیحا — ہو قایم بادشاہت اُس کی ہر جا

ہر دو یسی حکومت جلد ہووے ور ہو عرفانِ خدا اسے قوم معمور

۴۹ مجوسی بھی اُسی کے منتظر تھے وہ راتون تارون کو تکے دیکھا کرتے

ستارہ قومِ یعقوبی کا دیکھین ہوا پیدا مسیحا ہے یہ جانین

ہمارے باپ دادا منتظر تھے کہ ایشور کا یہان اوتار آوے

وہی ہو نش کلنک اور پاپ سب کے ہرے اُس سے جگت آنند پاوے

یہ ہی تھی انتظاری جب مسیحا ہوا اس تیرگی مین جلوہ فرما

یوحنا پیغمبر کے پاس خدا کا آنا یسوع مسیح کا بپتسمہ پانے آنا اور اس سے بپتسمہ پانا

۵۰ مگر اس نور کی آمد کے پہلے تھا بھیجا ایک پیغمبر خدا نے

کرے توبہ کی وہ ہر دم منادی کہ تھی نزدیک حق کی بادشاہی

وہ تائب لوگون کو بپتسمہ دیتا متانت سے ہمیشہ کام لیتا

بہت سے لوگ بپتسمہ کو آتے کہ اُس کی باتون پر ایمان لاتے

ہوا اس وقت جیسے سال سی کا زمانہ زندگی کی یہ خوشی کا

۵۱ نجاتِ خلق پر مائل ہوا وہ ضرورتمند ی کامون کا عامل ہوا وہ

یوحنا پاس بپتسمہ کو آیا نہ خاطر مین وہ ذلت کچھ بھی لایا

یوحنا بپتسمہ دینے والا

ہدایت سے خدا کی اصطباغی ہوا واقف ز اسرارِ الٰہی

شہادت دی کہ برتر اُس سے وہ تھا کہ افضل تھا نہایت اُس سے رتبا

نہ تھا وہ کفش برداری کے لایق ہر اک صورت وہ تھا حد درجہ فایق

۶ تھا کام اپنا اُسے دینے کو تیار کہ تھا منجی وہی عالم کا مختار

شہادت پر ہوئی تصدیقِ خالق کہ ہر دم ساتھ تھی توفیقِ خالق

فلک کا در یکایک کھل گیا تب نزولِ روحِ اقدس بھی ہوا تب

بہ شکلِ فاختہ روح اُسپہ اُتری یہ آواز خدا اُس وقت آئی

شیطان کا خداوند یسوع مسیح کی عزت افزائی دیکھ کر ناخوش ہونا

یہ پیارا بیٹا میرا اس سے خوش ہوں
ہوا شیطان سن کر سخت محزون

کہ حاضر تھا وہاں پر وہ لعین بھی
مجسم ساتھ ہیں تھے بغض و کین بھی

لگا کہنے کہ اب وہ وقت آیا
مصیبت بے طرح جو مجھ پہ لایا

یہی اولادِ عورت میرے سر کو
کچل ڈالے گا تا ایذا مجھے ہو

کرے گا بادشاہت میری تاراج
کرے گا دہر میں یہی تو اب راج

ہے بہتر پہلے حملہ اس پہ کر دوں
میں اس کے زور کو یکلخت توڑ دوں

اسے مانندِ حوا آزماؤں
گنہ میں غل اُس کے میں پھنساؤں

مگر ہے یہ نہایت کارِ مشکل
مرا ہر وقت ڈرتا اس سے ہے دل

ہے بہتر دوں شیاطین کو خبر میں
ہوں حیران اور پریشان سر بسر میں

چلا یہ دل میں کہکے واں سے ملعون
کہ تا وہ کر سکے کچھ ایسا افسون

رہے قایم ہمیشہ اُس کی شاہی
نہ واقع ہو کبھی اُس کی تباہی

شیطان کا شیاطین کے ساتھ مشورہ کرنا

کیا اعلان تا دربارِ شاہی
ہوا میں ہو میانِ مہر و ماہی

جہاں بادل میں پوشیدہ ہو ہر کام
کہ حاصل ہو سکے تا نیک انجام

فراہم ہوں وزیرانِ ہنرمند
سپہ داران ذیشان چاق و چوبند

مشیرانِ فہیم اب جمع ہوں سب
تدابیر ایسی سوچیں جو ہوں انسب

ہوا دربارِ شاہی اب فراہم
لگے شورے شیاطین کرنے باہم

خطاب ابلیس نے اُن کو کیا یوں
بصد افسردگی اُن سے کہا یوں

مشیران و وزیرانِ خرد مند
ہے جنکی مصلحت کی رائے اور پند

افسیون ۲-۲، ۶-۱۲

امیران اور نوابانِ ذیشان
ہوا کے اور اس عالم کے سلطان

ہزاروں سال سے ہے یاں حکومت
اُسی دن سے میں لایا جبکہ آفت

گنہ میں پہلی عورت کو پھنسایا
تمہیں سردارِ دنیا کا بنایا

مگر تھا دغدغہ اُس دن سے مجھ کو
کہیں پیدا نہ وہ فرزند اُن ہو

سراسر جو کہ کچلے میرے سر کو
نہ معلوم اُس سے میرا حال کیا ہو

نہ فتوے اب تلک پورا ہوا وہ — نہ میرے واسطے ایذا ہوا وہ
کہ فتوے دیر مین ہوتے ہین پورے — بہت دن سامنے حق کے ہین ٹھہرے
مگر نزدیک اب وہ وقت آیا — نہ جانے کیا زیان اب ہو ہمارا
ہماری سلطنت آزادگی بھی — ہماری اس جہان کی زندگی بھی
سراسر خطرہ مین ہے دوستو اب — خبر اندوہ کی مجھ سے سنو اب
کہ ہے اولادِ عورت ابنِ مریم — بڑھائی دیدہ اُس کی ہر زمان غم
ہمارے سر کو شاید وہ ہی کچلے — نہ جانے کیا مصیبت ہم پہ لاکے
کہ اب وہ ہو گیا ہے سال سی کا — نہ دل خوش سن کے ہوگا اب کسی کا
مجسم نیکی ہے وہ اور حکمت — ہر اک خوبی مین اُس کو ہے فضیلت
کہ مقصد تا بر آئے حق کا اُس سے — ہون اُس سے سارے برتر کام پورے
منادی ایک بھیجا ہے خدا نے — مخالف نے ہمارے کبریا نے
ہے دعوت اُس کی تا ہر ایک آکے — کرے توبہ وہ اور بپتسمہ پاکے
کرے وہ بہر عیسیٰ سب کو تیار — کہ تا بیعت کرین اُس کی گنہ گار
اُسی کو وہ شہنشاہ اپنا مانین — اُسے مختار اعلیٰ سب پہ جانین
بہت بپتسمہ پانے وان پہ آئے — وہ تائب دل کو اپنے ساتھ لائے
اور اُن کے ساتھ خود عیسیٰؑ بھی آیا — اُسے دیکھا تو ڈر دل مین سمایا
نہ مطلب تھا زیادہ پاک ہو وہ — کہ تائب ہو کے چھوڑے عیب کو وہ
کرے حاصل مگر حق کی شہادت — کرین تا ساری قومین اُسکی طاعت
کی صد درجہ نبی نے اُس کی تعظیم — فلک نے کی نہایت اُس کی تکریم
جو نہین بپتسمہ اُس نے اُس سے پایا — خدا نے یہ کرشمہ تب دکھایا
کھلا بلّور کا در آسمان کا — نزولِ روح شکلِ فاختہ تھا
ندا آئی کہ یہ پیارا ہے بیٹا — اسی سے دل ہمیشہ خوش ہے میرا
ہے انسان اسکی مان اسمین نہین شک — ہوا انسان ظاہر یہ ابھی تک

مگر آدم کی اولاد سے ظاہر یہ ہوتا
پدر اس کا ہے مالک آسمان کا

بڑھائے گا اسے حد درجہ یان پر
ہمارے سر کو تا پچلے سراسر

یہ وہ ہے جس نے جنت سے نکالا
یکایک قعرِ دوزخ مین تھا ڈالا

نہایت پرخطر ہے وقت آیا
ہمارے واسطے ہے موت لایا

چلے گا اب نہین باتون سے کچھ کام
بچھائین مکر کا اب ایسا ہم دام

نہین اُس کے سبب نقصان پائین
ہم اپنی عقل کے جوہر دکھائین

گنہ مین وہ پھنسے برباد ہو جائے
نہ خلقت مین خدا کی سلطنت آئے

سفر مشکل نہ ایسا جیسا تب تھا
کہ جب حوّا کو جا کے آزمایا

ہوئی تھی کامیابی مجھ کو حاصل
مجھے ہو کامیابی اب بھی کامل"

ہوئے سُن کر شیاطین سب پریشان
ہوئے سب صیدِ غم اور سخت حیران

مگر اظہارِ غم کا تھا نہین وقت
مناسب کام کا تھا بالیقین وقت

سرانجام مہم شیطان پہ چھوڑا
بھروسہ اُنکا اُس پر تھا نہ تھوڑا

کہ انسان کو گنہ مین تھا پھنسایا
جہنم سے اُنھین یان پر تھا لایا

انھین سردار دنیا کا بنایا
اُنھین تاج اور تخت اُسنے دلایا

بنایا خلق کا معبود اُن کو
تمامی دہر کا مسجود اُن کو

سوئے بیرون چلا شیطان ملعون
جسے تھے یاد لاکھون مکر و افسون

مجسم سانپ تھا با مکر اور زہر
تھا عالم کے لیے اللہ کا قہر

کہ تا ابنِ خدا کو آزمائے
گنہ مین آزما کر وہ پھنسائے

نہ قائم ہونے دے اللہ کی شاہی
وہ لائے دہر پر از حد تباہی

وہ پورا کرتا تھا مقصد خدا کا
وہی جو تھا ازل سے کبریا کا

کہا جبریل سے ہنسکر خدا نے
علیم و غیب دان و کبریا نے

تو اے جبریل اور سب قدسی پاک
تعلق جن کا ہے با عالمِ خاک

ذرا دیکھو مری قدرت نمائی
اور اسکے ساتھ شیطان کی تباہی

ہوا بیٹا مرا اب سال سی کا
ہے باعث وہی دنیا کی خوشی کا

وہی جسکی بشارت تونے دی تھی
یہ جا کے بات کنواری سے کہی تھی

۱۳۵ تولد ہوگا تجھ سے بیٹا ایسا
بزرگی مین ہوا ہرگز نہ دیسا

وہ کہلائے گا فرزندِ خدا بھی
وہ انسان ہوگا - ہوگا کبریا بھی

یہ جب پوچھا کہ کیونکر ہوگا بیٹا
کہ کنواری تھی وہ زن اور تھی عفیفہ

کہا تونے کہ روحِ پاک تجھ پہ
خدا بھیجے گا جو ہے ربّ اکبر

کرے گی اُسکی قدرت تجھ پہ سایہ
بڑھے گا عورتون مین تیرا پایہ

ہوا پیدا اُسی سے میرا فرزند
میرا منظورِ جگر گوشہ و دلبند

۱۴۰ بہمواری رہا اسوقت تک وہ
اطاعت مین رہا بیش از ملک وہ

پھر اب روح سے ہے اُسکو بھیجے
کہ ہون کارِ شفاعت اُس سے پورے

بھیجا اُس کو شیطان آزمائے
ندامت آزما کر سخت پائے

کرے شیطان سے وہ فخر کو دور
کرے اب وہ جو کچھ چاہے وہ مغرور

وہ عیاری و مکاری سے لے کام
اسی سے ساتھیون مین اُسکا ہے نام

۱۴۵ ہوا جس جا مرا تھا فضل کامل
ہوا کوشش سے اُس کو کچھ نہ حاصل

خلاف ایوبؑ کے گرچہ رہا وہ
خلاف اُس کے جو چاہا تھا کیا وہ

مگر دکھ مین رہا ایمان پہ قائم
مصیبت مین رہا دیندار دائم

مین قدرت اپنی دکھلاؤنگا اب اور
حقیقت مین نرالے جس کے ہین طور

کہ مین اولادِ عورت سے لعین کو
عدو سے ہولناک و خشمگین کو

۱۵۰ کرون گا پست اور برباد آخر
بالآخر اد سیہ یہ ہوجائے ظاہر

فریب اُس کا نہ اُسپر چل سکے گا
وہ غایت درجہ تک عاجز رہیگا

نہین زور اور ساتھی آئینگے کام
ہلاکت ہوگا آخر اُن کا انجام

جہنم مین وہ لے جائیگا اُن کو
ابد تک تا نہ اُن کو مخلصی ہو

دغا کھا کر تھا انسان نے جو کھویا
وہ جس کے واسطے ہر وقت رویا

ظفر پاکر کریگا سب وہ حاصل   کریگا وہ خوشی انسان کی کامل
بیابان ہی مین اب ابن خدا کو   جہان کے منجی کو اور کبریا کو
روانہ کرتا ہون تا ہو وہ تیار   اُٹھانے کو نجاتِ خلق کا بار
ظفر موت اور گنہ پر پاے آخر   کرے دہر ہی مری قدرت کو ظاہر
اور اس کی پست حالی اور مصیبت   ہو راحت اور خوشی بھی بہرِ خلقت
وہ کر دوری سے اپنی زورِ شیطان   کرے نابود یکسر بہرِ انسان
یہ ہی انسان کامل سب کا منجی   ہمیشہ تک کرے خلقت پہ شاہی
خدا کا یہ کلام پاک سُن کر   فلک کو تھا خوشی سے وجد یکسر
ثنا خوانی مین کی نغمہ سرائی   خوشی اپنی ہر اک صورت دکھائی
بہشتی ساز ساتھ اُس کے بجائے   ملایک رقص مین یکلخت آئے
طوافِ تختِ حق سب نے کیا اب   ہوئے نغمہ سرا اس طرح سے سب
ظفر حاصل ہو اب ابن خدا کو   مسیحا یعنے شاہِ دوسرا کو
وہ شیطان سے ہے کرنے جنگ جاتا   وہ اپنی نیکی کے جوہر دکھاتا
کہ نیکی اور حکمت سے کرے زیر   اُسے جو ہے بلا کو صورتِ شیر
کرے رد اس کے سارے مکر و افسون   کیا کرتا ہے جن سے روز و شب خون
خدا ابن خدا کو جانتا ہے   وہ سب سے اُس کو افضل مانتا ہے
وہ شیطان کے مقابل بھیجتا ہے   بھروسہ ہر طرح اُس پر بڑا ہے
نہ کوئی آزمائش آئے گی کام   بچھائے گرچہ شیطان مکر کا دام
ڈرانے اور پھسلانے سے لے کام   شکستِ فاش اُس کا ہوگا انجام
جہنم کے غرض مکر و فریب اب   یون اُس کے سامنے نابود تم سب
وہ جب کرتے تھے یون نغمہ سرائی   مسیحا کے یہ دل مین بات آئی
چلے واں سے جہان بپتسمہ پایا   جہان اپنے کو عاجز کر دکھایا
خیال و غوص مین تھا مبتلا وہ   یہ ہی ہر وقت دل مین سوچتا وہ

نجات خلق کا کیونکر کرے کام — وہ دے کارِ بشارت کیسے انجام
اُسے تنہائی مین جاتا تھا منظور — جو ہو آبادی سے انسان کی دور
وہ روحِ پاک سے پاکر ہدایت — اور اُس کی ساتھ مین لے کر رفاقت
چلا آہستہ دل مین سوچتا وہ — اور آخر اک بیابان مین گھسا وہ
جہان پر تھین چٹانین اور تھے غار — جو رش کی جستجو وان پر تھی بیکار
نہ انسان کا وہان نام ونشان تھا — مصیبت کا مگر سامان عیان تھا
تھے حیوانات خونخوار اور ظالم — تھے مشہور اُن کے ہر جا پر مظالم
کبھی طوفانِ صحرائی تھے برپا — مگر ہرگز نہین اُن سے وہ ڈرتا
وہ تھا غور و تامل مین سراسر — یہ ہی کہتا تھا وہ فرزندِ اکبر
خیالاتِ عجب نے مجھ کو گھیرا — دماغ و دل ہے جن سے محو میرا
سکون اندر پریشانی ہے باہر — مصیبت سے یہ جا پر ہے سراسر
خیالِ کارِ اعلےٰ ہے ہر اک دم — مصیبت سے ہے خلقت کی مجھے غم
مین تھا جس وقت اک کم عمر لڑکا — نہ اورون کی طرح تھا حال میرا
نہ بھاتی تھی مجھے بازیِ اطفال — ریاضت مین گذرتے تھے مرے سال
پڑھون علم و ہنر ہی مین زیادہ — کہ ہو خلقِ خدا کا تا افادہ
خیال آتا تھا میرے دل مین ہر بار — کہ خلقت کی ہے کیسی حالتِ زار
پھنسے سب ہین گنہ کی گندگی مین — بطالت کی سراسر بندگی مین
ہوا پیدا کرون مین پاک سب کو — صداقت اور نیکی ہر جگہ ہو
مین پڑھتا تھا کلامِ حق ہمیشہ — اور اُس کی باتون پر مین غور کرتا
وہ شیرین تھا مجھے اُسمین خوشی تھی — مری اُس کے مطابق زندگی تھی
ہوا علمِ الٰہی مین مین کامل — ہوا عرفان ایسا مجھ کو حاصل
مین تھا بارہ برس کا جب کہ لڑکا — مجھے پیارا بہت تھا گھر خدا کا
گیا مین عید مین بہرِ عبادت — تھے وان موجود اُستادانِ ملت

سکھاتے جو تھے سنتا غور سے تھا ۔ مین شائق علم کا ہر طور سے تھا
سوالاتِ مناسب پوچھتا تھا ۔ مجھے اور اُن کو اُنسے فائدا تھا
ہوئے سب سن کے میری باتین حیران ۔ ہوئے حد درجہ وہ میرے ثناخوان
ہوئے پھر اور بھی پیدا خیالات ۔ لگا مین سوچنے یہ ہی دن اور رات
کہ ذلّت مین مری ہے قوم ساری ۔ جو آہے روم کا اُن سب پہ بھاری
کرون مثلِ مکابی اُن کو آزاد ۔ قیامت تک رہین تا خرّم و شاد
کرون دُنیا سے مین ظلم و ستم دور ۔ عدالت سے کرون عالم کو معمور
کرون مین راستی سے سب کا انصاف ۔ کرون اہلِ دغا کو خلق سے صاف
مگر بہتر یہ سمجھا آخرکار ۔ کرون مین خلق مین نیکی کا اظہار
کرون لوگون کو مین توبہ پہ مائل ۔ نجات اپنی کرین حق سے وہ حاصل
نہ لون مین خوف سے ہرگز کوئی کام ۔ محبت کا بچھاؤن اس طرح دام
محبت کو خدا کی خوب سمجھین ۔ اور اُسکے واسطے سب کچھ وہ چھوڑین
اُنھین تعلیم دون اعلےٰ و برتر ۔ اُنھین سکھلاؤن ایسی باتین یکسر
کہ پائین زندگیِ نو گنہگار ۔ یہ دُنیا عدن ہو جائے دگربار
گنہ کا بوجھ سب کا مین اُٹھاؤن ۔ سزا سب کو جو پانی ہے مین پاؤن
مرا کفّارہ کردے سب کو کامل ۔ نجاتِ سرمدی ہو اُن کو حاصل
ہوئے ظاہر یہ مان پر جب خیالات ۔ خوشی ہوتی تھی جس کو میری ہر بات
محبّت سے لگی کہنے وہ مجھ سے ۔ خیالات اچھے اور برتر ہین تیرے
اُنھین رکھ دل مین کر غور و تامّل ۔ کہ ہو جائین وہ پختہ تا کہ بالکل
وہ آخر ایسے کامون کے ہون بانی ۔ کہ جس سے خلق پائے کامرانی
کہ جس سے تو بنے مظہر خدا کا ۔ اُسی کا ہے حقیقت مین تو بیٹا
سمجھ اپنے کو انسان کا نہ فرزند ۔ سمجھتے لوگ ایسا تجھ کو ہرچند
ترا والد خدا اسے دو جہان ہے ۔ اُسی کا یہ زمین و آسمان ہے

ملائک اور انسان کا ہے مالک
۲۲ کنواری تھی ملک نے دی بشارت
بڑا ہوگا تو اُس نے یہ خبر دی
کہ ہوگا تیرا ہی تو تخت داؤد
تیری میلاد کی شب قدسیِ پاک
لگے کرنے عجب نغمہ سرائی
۲۱ کہ پیدا ہوگیا ہے اب مسیحا
پتہ تیرا بتایا جوب اُن کو
وہ آئے جھگہ اک بالدہ تھا
سرا مین تھی نہین جا اور خالی
فلک پر تھا نمودار ایک تارہ
۲۱ مجوسی لوگون کا ہادی ہوا وہ
کیا آکر اُنھون نے تجھ کو سجدا
بچھے گذرانا سونا اور لوبان
تجھے ہیکل مین جب ہم لے گئے تھے
معمّر تھے وہان شمعون و انّا
تجھے دیکھا ہوئے خرّم نہایت
کیا شکرِ خدا بعد اُنھون نے
کہا شمعون نے یہ با دلِ شاد
خدایا اپنے بندے کو تو رخصت
نجات اپنی مجھے تو نے دکھائی
جو ہے اقوام عالم کے لئے نور
جلالِ قوم یعقوبی وہی ہے

اُسی کے زیرِ فرمان سب ممالک
کہ پیدا مجھ سے ہو تو میری راحت
ہمیشہ تک رہیگی تیری شاہی
تجھی سے ہوگی ہر ملت کی بہبود
فلک سے آئے سوئے عالم خاک
بشارت گلہ بانون کو سنائی
کہ وہ جا کے بہت جلد اُس کو سجدا
ترا رتبہ جتایا خوب اُن کو
ہمارا وہ ہی تب مسکن ہوا تھا
عجب ظاہر تھی اپنی پست حالی
منوّر جو تھا اور جو خوشنما تھا
ہوا مولد تلک بھی رہنما وہ
خدا اُن کا تھا یا تو بادشہ تھا
تھی پستی مین بھی ظاہر تری تب شان
کہ مین حاضر حضورِ حق ادب سے
شب و روز انتظار انکو تھا تیرا
کہ تو ہی زیست کا تھا اُنکی غایت
بشارت تیری دی لوگون کو جاکے
مجھے ہین یا تین اُسکی ابتلک یاد
یہان سے کرتا ہے با امن و راحت
ہے جس سے سارے عالم کی بھلائی
اُسی سے تیرگی عالم کی ہے دور
ہماری قوم کی وہ ہی خوشی ہے

کہا مجھ سے مخاطب ہو کے اُسنے
متانت سے بڑی سنجیدگی سے

یہ ہوگا رفعت و پستی کا باعث
زوال اور قوم کی ہستی کا باعث

کرتا ہو قوم کی حالت کا اظہار
گنہ مین جو کہ ہے حد درجہ سرشار

تری جان سے گذر جائیگی تلوار
تھا مطلب میری ہوگی حالت زار

مین ان باتون بشتاب کرنے لگا غور
کہ ہو عرفان حق حاصل مجھے اور

مین توریت اور صحایف انبیا کے
غرض احکام سارے کبریا کے

لگا پڑھنے بصد غور و تامل
مسیحا کی خبر دیتے ہین وہ کل

ہوا معلوم مین خود ہون مسیحا
ہون انسان اور بیٹا ہون خدا کا

ہوئے مقصد خدا کے مجھ پہ ظاہر
کہ مین سب کو کرونگا پاک و طاہر

نجات خلق کا باعث بنونگا
مصیبت دور خلقت کی کرونگا

بنونگا سب کا کاہن اور مسیحا
حکومت خلق مین ہوگی ہر اک جا

مصیبت سہنا مجھ کو بیشتر ہے
اذیت ہر طرح کی سربسر ہے

ہے میرے واسطے ذلت بھری موت
کسی نے بھی نہ ایسی تھی سہی موت

سزا سب کی پڑیگی میرے سر پر
بنونگا لعنتی مین ہی سراسر

کہ کفارہ مین دونگا اہل جہان کا
کھلے در اُنکی خاطر آسمان کا

ارادے مین نہ اس سے فرق آیا
مرے دل مین نہ ہرگز ڈر سمایا

رہا مین منتظر وقت خدا کا
کہ میرے واسطے اب سب یہی تھا

رہا طیاری کرتا سال سی تک
خیال آیا یہ تب دل مین یکایک

مین جاؤن جلد نزد اصطباغی
خدا سے تھی ہدایت جس نے پائی

کرے میرے لئے لوگون کو طیار
مرے پاس آئین تا تائب گنہگار

مین اور ونکی طرح پاس اُسکے پہونچا
نہ ہرگز مجھ کو وہ پہچانتا تھا

ہدایت سے خدا کی مجھ کو جانا
اور اپنے سے بڑا ہر طرح مانا

ہوا طالب مین بپتسمہ کا اُس سے
کرون وہ کام انسان کو تھے کرنے

لگا کہنے لگا تب عجز سے یون ۔ تو آیا پاس بپتسمہ کو ہے کیون
تھی خواہش تجھ سے مین بپتسمہ پاؤن ۔ مین تائب دل کو تیرے پاس لاؤن
مگر سمجھا کر اُسن کو یہ بتایا ۔ سمجھنا جس کا مشکل بیگمان تھا
مناسب راستبازی کا کرون کام ۔ کہ ہو سب راستبازی مجھ سے انجام
دیا بپتسمہ آخر اُس نے مجھ کو ۔ مطیعِ حکم میرا تھا وہ خوشخو
مین نکلا پانی سے جون غوطہ کھا کر ۔ مقدس آبِ یردن مین نہا کر
کھُلا دیکھا درِ جنت سراسر ۔ کہ راضی تھا نہایت ربِ اکبر
نزولِ روح مثلِ فاختہ تھا ۔ کبھی پہلے نہین ایسا ہوا تھا
ندا آئی کہ تو پیارا ہے بیٹا ۔ کہ جس سے دل ہمیشہ خوش ہے میرا
مین سمجھا در حقیقت وقت آیا ۔ ہر اک دم جسکا مین تو منتظر تھا
بشارت کا کرون عالم مین آغاز ۔ کہ ہو بارِ دگر انسان سرافراز
مین ان باتون پہ جسدم سوچتا تھا ۔ اثر اتنا ہوا روحِ خدا کا
کہ تنہا چل دیا سوئے بیابان ۔ رفاقت مین رہون خالق کی ہر آن
مین تنہا ہون پدر ہے ساتھ میرے ۔ یہان آئیگی برکت ہاتھ میرے
کہ تا شیطان پر مجھکو ظفر ہو ۔ پدر کا سارا عالم سر بسر ہو
ہمارا صبح کا نورانی تارہ ۔ بیابان مین جو اسدم تھا اکیلا
ہر اک جانب نظر کرنے لگا اب ۔ بھیانک چیزین تھین وان بیگمان سب
نہ صحرا مین نشانِ نقشِ پا تھا ۔ وہ گویا سارے عالم سے جدا تھا
کہین پُر خوف وان پر تھا اندھیرا ۔ بشر وان کیا کرے جو ہو اکیلا
رُکا یان پر نہین مردِ خدا یہ ۔ بیابان سخت تر کو اب گیا یہ
تھا ماضی سامنے اسکے سراسر ۔ خیال اسکا بھی اچھا ہوتا اکثر
تھا استقبال اُسکے سامنے بھی ۔ نہین پوشیدہ بات اُس سے کوئی تھی
تھا خالق کی رفاقت سے وہان کام ۔ ہمیشہ ہے اسی سے نیک انجام

نہ صحبت کوئی اس صحبت سے بہتر
گزرا سمین گئے اُس کو چہل روز
رہا میدان مین اور کوہ پر بھی
کبھی وادئے لق و دق مین ٹھہرا
بلوط اور دیوارون کا تھا جنگل
تپش اور اُس سے وہ ہی پنہ تھے
کبھی وہ غار مین مسکن گزین تھا
نہ وان کوئی تھا جز حیوانِ مطلق
اسے دیکھ اپنی خونخواری وہ بھولے
نہ سوتے جاگتے کرتے تھے نقصان
اُسے دیکھ اژدھا بھی بھاگتے تھے
پلنگ و شیر مثلِ بز تھے مجبور
نہین اُن روز و شبین کچھ اُسنے کھایا
ہوا ابلیس خوش یہ دیکھ کر اب
بھرا روپ ایک صحرائی کا اُس نے
معمر بھی بنا وہ لعنتی اب
عصا ٹیکے وہ آیا پاس اُسکے
کہان تو ہے جوان نیک سیرت
یہان کا راستہ کس کو ہے معلوم
یہ مشکل یان پہ تنہا کوئی آیا
موا وہ بھوک سے اور تشنگی سے
مجھے ڈر ہے نہ جانے پائیگا تو
یہ ظاہر ہے تو ہی وہ مرد کامل

تجھے یردن کنارے مین نے دیکھا	جہان پر تو نے تھا بپتسمہ پایا	
تھی سنے کی بہت تعظیم تیری	نہایت درجہ تک تکریم تیری	حضرت یوحنا یا یحیی
معزز اپنے سے ٹھہرایا تجھ کو	خدا کا برّہ بھی بتلایا تجھ کو	
ضرورت سے وہان مین آگیا تھا	وہان مجھ کو ہوا دیدار تیرا	
کہ شہرت ہم کو بھی لیجاتی ہے دور	اگرچہ ایک عالم سے ہین مہجور	
جواب اُس کو دیا مردِ خدا نے	اُسی مرتاض نے اور پارسا نے	
نہ کچھ تو فکر میرے واسطے کر	یہان لایا ہے مجھ کو ربِّ اکبر	
وہی یان سے مجھے لیجائے گا بھی	ضرورت ہے نہ مجھ کو رہنما کی	
دیا پاسخ یہ صحرائی نے اُس کو	خدا معلوم جانا کس طرح ہو	
وہ شاید معجزہ سے تجھ کو لیجائے	وہ اپنی خاص قدرت کوئی دکھلائے	
وگرنہ بھوک سے مرنا ہے یان پر	خوراک اچھی میسر یان کہان پر	
جڑی بوٹی ہین کھا کر یانپہ جیتے	میسر پانی جب آتا ہے پیتے	
بغیر آب و دانہ کچھ دنون تک	ہین جی سکتے نہین اسمین کوئی شک	
شتر کے مثل صحرائی ہین اکثر	مصیبت کو ہوئے پیدا سراسر	
اگر ہے واقعی تو حق کا بیٹا	نجاتِ خلق کی خاطر ہے آیا	آزمائش خداوند مسیح کا ہونا
تو کہہ پتھر کو وہ بنجائے روٹی	ہمارے کام مین وہ آئے روٹی	
تو اپنی بھوک کو کر اس طرح دور	نہ رہ ابن خدا ہو کر تو مجبور	
وسیلہ سے ترے ہم کھائین نعمت	نہین دیکھی ہین ہم وہ پائین نعمت	
دیا پاسخ یہ اب ابن خدا نے	ہمہ دان و حکیم و کبریا نے	
تو قدرت ایسی روٹی مین کھتا	مدار اسپر ہے گویا زندگی کا	
نہین تو جانتا یہ جو لکھا ہے ؟	(نہین واقف اس سے جو مقصد ترا ہے)	
فقط روٹی سے جیتا ہے نہ انسان	ہے زیست اُسکی کلامِ حقِ رحمان	اشعیاہ ۵۵
اِسی نے باپ دادون کو کھلایا	وہ من جو آسمان سے تھا گرایا	

تھا موسٰی[۲] رزق بن چالیس دن رات — مقدس کوہ پر تا وہ کرامات — ۲ خروج ۲۴
خدا کی دیکھے اور کامل بنے وہ — خدا کی شرع کا عامل بنے وہ
مسافر[۳] اس بیابان میں تھا الیاس — نہین سامان خورش کا اسکے تھا پاس — ۳ اسلاطین ۱۹-۱۸
۳۶ چہل دن تک رہا وہ فاقہ کش یان — ہوا ہرگز نہین کچھ اس کا نقصان
نہین نقصان ہرگز میرا ہوگا — محمد ہے درحقیقت یاہوہ[۴] میرا — ۴ یہوواہ معنی وہ جو ہے خدا کا نہایت مقدس نام خروج ۳
نہ رکھون کس لئے اس پر بھروسا — کہ ہے ایمان رکھنا میرا پیشہ
مین تجھ کو جانتا ہون کون ہے تو — حقیقت مین تو ہے شیطان بدخو
لگا یون کہنے اب ابلیس بدذات — (نہین ہرگز چلی اسکی کوئی گھات)
۳۷ مین الحق ہون وہی کمبخت ملعون — کیا خود اپنے ہاتھون اپنا ہی خون
کیا اورونکو بھی ساتھ اپنے برباد — جو تھے میری طرح سے ہر طرح شاد
نکالا مین گیا جنت سے آخر — تھے میرے ساتھ اور لاکھون ہی کافر
مقام اپنا ہوا قعر جہنم — جہان تکلیف تھی اور ہر طرح غم
رہے وان پر نہین پابند اور قید — نہ آفات زمانہ کے رہے صید
۳۷ ہوئے ہم اپنی ہی کوشش سے آزاد — رہین تا حشر اک جا مین نہ ناشاد
رہین چاہین ہوا پر یا زمین پر — کبھی ہم جا سکین عرش برین پر
گیا[۵] اک دن مین ہمراہ ملائک — جہان اللہ ہے شاہ ملائک — ۵ ایوب ۱
خدا نے مجھ کو برتر سب سے سمجھا — کہ افضل کام اسنے مجھ کو سونپا
کہ مین ایوب کو بھی آزماؤن — اور اسکی منزلت کو مین گھٹاؤن
۳۸ اسی صورت سے اور اک مرتبہ بھی — خدا نے منزلت میری بڑھائی
تھی اخی[۶] اب کی ہلاکت جبکہ منظور — وہ تھا ارادہ خدا سے بے طرح دور — ۶ اسلاطین ۱۹-[illegible]
ملائک سے کہا ترغیب تم دو — وہ جائے جنگ کو اور قتل وان ہو
لیکن تدبیرین اگرچہ پیش انھون نے — نہ ہرگز ہو سکین منظور حق سے
وہ عاجز تھے مگر مین بول اٹھا — ترے مقصد کو مین پورا کرونگا

لڑائی پر وہان وہ کام آسکے
تو کیسے جانے پر مائل کریگا
کیا خوش ہوکے اُسنے مجھکو رخصت
بظاہر تھے یہو واہ کے وہ پیرو
زبان اور دل کو بھی جھوٹا بنایا
کیا مین نے جو کچھ ارشادِ رب تھا
مجھے سب لوگ کہتے باغی ہرچند
وہی کاٹا ہے مین نے جو کہ بویا
مین جس کے واسطے ہر وقت رویا
نہین الفت کا رشتہ مین نے توڑا
ہر اک نیکی کا دِلدادہ سدا ہون
کہ منبع فیض کا ہے تیری ہی ذات
بجز تیرے رکھون اُمید کس سے
یہان جو کچھ ہے تیرا ہی وہ سب ہے
مین دیکھون تیرے پوشیدہ کمالات
عدوے دین و ایمان اور ہر فن
سمجھتا ہون نہین دشمن خدا اور غیر
نہین اُنکے سبب کچھ مین نے کھویا
حقیقت مین ہے اُلفت مجھکو سب سے
مدد کرنا ہے اُن کی میرا پیشہ
ہے اُن کے واسطے میری حمایت
کھلے اُنکے لئے دانش کا ہر باب
اُنھین محفوظ رکھتا ہر بلا سے

نشانون سے ہدایت اُن کی کرتا مین اُنکے دل مین ہون اُمید بھرتا
کلام صاف سے بتلاتا اُن کو مناسب وہ جو اُن کے واسطے ہو
کیا اُن کے لیے جوتش کو ایجاد خبر آیندہ کی پاکر وہ ہون شاد
شگون اور فال مجھسے ہین سراسر ہے اُن سے فایدہ انسان کو یکسر
مین قسمت کا بتاتا اُنکو ہون حال موافق ہے نکہت کی کونسی چال
مجھی سے سیکھتے رمّال ہر فن وہ کرتے حالِ آیندہ کو روشن
حسد سے متہم وہ مجھ کو کرتے (جو اُلفت کا خدا کی دم ہین بھرتے)
مین انسان کو مصیبت مین پھنساتا انھین اس طرح ساتھی مین بناتا
ہے ممکن پہلے ایسا مین تھا کرتا خیال ایسا مگر اب ہے نہ میرا
نہین ساتھی سے دُکھ ہوتا کبھی کم نہ دل کا دور کرتا ہے کوئی غم
تسلّی کیا ہو انسان میرا ساتھی نہین کم اس سے میری ہے تباہی
مگر ہے رنج اس کا مجھ کو دن رات حقیقت مین یہی ہے رنج کی بات
کہ انسان کو ملیگی سرفرازی نجات و زندگانی اور بحالی
مگر میرا رہیگا یہ ہی بد حال رہون گا مین ہمیشہ تک بداقبال"
دیا منجی نے یہ پاسخ بہ سختی: "یہان لائی ہے تیری تیرہ بختی
گنہ پر تو گنہ اپنے بڑھائے اور آخر اپنے پر آفات لائے
ترا رنج و تعب جھوٹا سراسر سزا دیگا تجھے اللہ اکبر
ازل مین جھوٹ کا بانی ہوا تو اور اُس پر بیگمان قائم رہا تو
نہ ہوگا تا ابد تجھ سے جدا جھوٹ کریگا خاتمہ تیرا ترا جھوٹ
جہنم سے رہائی کا ہے دعوی خدا تک بھی رسائی کا ہے دعوی
تجھے جنّت مین آنے سے ہوا فخر مگر اس مین نہین ہرگز ترا فخر
یہ سچ ہے تو کبھی جنّت مین آیا وہان حکمِ خدا تجھ کو تھا لایا
تو آیا درحقیقت قیدی بنکر جلالی تھا جہان پر تو سراسر

نہ رتبہ وہ نہ وہ حشمت نہ اجلال   نہ وہ عزت نہ وہ صلوت نہ اقبال
تبہ حالی تری بیحد نمایان   تجھے پہچاننا تھا وان نہ آسان
۱۴ حقارت کی نظر سب کی تھی تجھپر   کہ خالی تھا تو نیکی سے سراسر
ہراک کو تیری صحبت سے حذر تھا   تو مثل گندگی وان سر بسر تھا
نہ اُس جا مین تجھے ہرگز خوشی تھی   وہان تیرے لئے بے حُرمتی تھی
وہان تھی آگ تیری شعلہ زن اور   دکھاتا تھا جہنم وان نیا طور
تھا جنت واسطے تیرے جہنم   تھا تیرے واسطے ویساہی وان غم
۱۴ خدا تجھسے بھی لیتا اپنی خدمت   سمجھتا جس کو ہے تو اپنی عظمت
مگر اس مین نہین تیری اطاعت   نہین خوبی کوئی کوئی شرافت
تو کرتا ہے بدی کے واسطے کام   خدا کرتا ہے اُسکا نیک انجام
تو کرتا خوف سے ہے اُسکی خدمت   نہین اس مین ذرا ہے تیری عظمت
حسد سے تھی لگائی تو نے تہمت   کہ پہونچائے ہراک صورت اذیت
۴ اُسے تھا نام نامی جسکا ایوب   رضائے حق ہمیشہ جسکو مطلوب
بالآخر صبر سے غالب ہوا وہ   اور ایمان مین سدا قائم رہا وہ
تو ہے کاذب تجھے ہے کذب مرغوب   تری دانست مین الحق یہ تھا خوب
ہو ظاہر چار سو منہہ سے ترا جھوٹ   تھا شبہ بڑا اس لئے غالب ہوا جھوٹ
وہی دن رات کا تیرا ہے کھانا   ہے شاہد جھوٹ کا تیری زمانہ
۴ رمل سے اور نجوم و فال سے بھی   ہے دیتا لوگون کو تو پیشین خبری
ہین چالاکی و فطرت سے یہ کل کام   کبھی اچھا نہین اس کا ہے انجام
اگر ہے سچ تو جھوٹ اُسمین ہے شامل   ہین جھوٹے سارے رمّال او عامل
بتونکے مندرونمین گھسکے اکثر   تو پانڈون سے بلاتا جھوٹ یکسر
ہے مہمل ساری خبرین اور مبہم   سمجھ مین جو کہ آتی ہین بہت کم
اگر بے سمجھے جانا فائدہ کیا   اگر سمجھا بھی کچھ اس سے ہوا کیا

نہ خطرہ سے کوئی بچ سکتا اُن سے / اُٹھایا فائدہ کب اُنسے کس نے
بطالت مین ہین کل قومین جہان کی / کہ اُن سب نے بتون کی بندگی کی
ہے اس باعث تری باتونکی شیدا / ہلاکت اُنکی اُن سے ہے ہویدا
مگر وہ وقت اب جلدی ہے آتا / جہان کے واسطے راحت ہے لاتا
نہین مانینگے انسان تیری باتین / نہین کام آسکین گی تیری گھاتین
کلامِ حق پہ تکیہ ہوگا اُن کا / ہے سارے علم کا وہ ہی تو چشمہ
سکھائے گا وہی مرضی خدا کی / ہو حاصل تا کہ خوشنودی خدا کی
خدا دیگا اُنھین روحِ مقدس / رہے تا دل ہر اک کا اُس سے اقدس
وہی ہر راستی سکھلائے اُن کو / جو بہتر باتین ہون بتلائے اُن کو
خبر آیندہ کی اُن کو وہی دے / اُنھین ہر خطرہ سے وہ ہی بچائے
ہوا یہ سُن کے شیطان سخت ناراض / مگر شرمندہ تھا وہ پیش مرتاض
دیا پاسخ فروتن بنکے اُس کو / (تھین چالاکی کی باتین جنسے خوش ہو)
ملامت بے طرح کرتا ہے مجھکو / ہین شیرین باتین تیری مجھکو خوشخو
مین بیشک ہون خطاکار و گنہگار / ہوئی باعث ہے اسکی حالت زار
ہوا مجبوری کے باعث برا کام / وگرنہ جھوٹ کا لیتا نہ مین نام
کوئی شخص ایسا پائے گا مشکل / مصیبت سے پریشان جس کا ہو دل
بمجبوری صداقت سے نہ پھر جائے / دغا اور جھوٹ کو وہ کام مین لائے
خوشامد سے سراسر کام وہ لے / برائی سے برابر کام وہ لے
خداوند اور مالک تو مرا ہے / کہے جو کچھ مجھے تو وہ بجا ہے
مرا ہے کام اب برداشت کرنا / تری طاعت کا دم ہر وقت بھرنا
ہے راہِ راستی بے شبہ مشکل / ہے جسپر چلنے سے عاجز بہت دل
بیان اسکا دل افروز اور شیرین / نہایت سننے سے اُسکے ہے تسکین
عجب راحت رسان ہے مثلِ نغمہ / دل و جان کو وہی کرتا ہے تازہ

	تری باتون کے سننے کا ہون شایق	کہ تو ہے انبیا مین سب سے فایق	
	تری باتین مرا دل شاد کرتین	وہی غم سے ذرا آزاد کرتین	
۴۵	ثناخوان لوگ ہین نیکی کے اکثر	اسے وہ جانتے ہین سب سے برتر	
	مگر اس کے نہین ہوتے ہین پیرو	ہے میرا حال بھی ایسا ہی خوش خو	
	اجازت ہو تو مین پھر آؤن یا نپر	مین تجھ سے فیض بھی پاؤن یہان تک	
	تو تنہا ہے نہین آتا کوئی یا ن	کریگی تجھ کو تنہائی پریشان	
	پدر تیرا جو ہے پاک اور دانا	ثناخوان جس کی حکمت کا زمانہ	
۴۶	زناکار اور بیدین کاہنون کو	جو ہین از حد گنہگار اور بدخو	
	اجازت دیتا ہے ہیکل مین آئین	وہ قربان گاہ پر نذرین چڑھائین	
	وہ منت مانین اور مانگین دعائین	شریعت اسکے بندونکو سکھائین	
	دیا بلعم کو تھا الہام اُس نے	پھر اگرچہ تھا وہ راہِ خدا سے	گنتی ۲۲ باب وغیرہ
	اجازت مجھ کو دے تو بھی کہ آؤن	مین صحبت سے تری یان فیض پاؤن	
۴۷	نہین باتون مین منجی اُس کی آیا	زبان پر یہ سخن اُس وقت لایا	
	ترا مطلب بخوبی جانتا ہون	تجھے عیار سب سے مانتا ہون	
	نہین کہتا ہون تو آئے نہ آئے	تو وہ کر نا تجھے جو کچھ کہ بھائے	
	خدا نے کر دیا ہے تجھکو آزاد	یہ آزادی کریگی تجھ کو برباد"	
	ہوا شیطان سُنکر بس پشیمان	ہوا مثل ہوا وان سے گریزان	
۴۸	ہوا مین جلد غائب ہو گیا وہ	اندھیرے مین یکایک کھو گیا وہ	
	کہ تھی تاریکی ہر جا اب زمین پر	نہ نامِ روشنی تھا وان کہین پر	
	درختون کے تھا سایہ سے اندھیرا	رہا مردِ خدا وان پر اکیلا	
	پرند اب تھے بسیرے مین سراسر	درند اب تھے مگر ماندون سے باہر	
	وہ بھر حمید ہر جا گھومتے تھے	مسیحا کے قدم کو چومتے تھے	
۴۹	اُسے مولا وہ اپنا جانتے تھے	اُسے رازق وہ اپنا مانتے تھے	

جلد دوم

تتمہ آزمایش اوّل

مسیحا کی رفاقت کیا ہے شیرین
ہر اک مردِ دل کو اُس سے ہوتی تسکین

ہمارا ہمدم و ہمدرد و ہمراز
ہمارا غمگسار و یار ہے دم ساز

وہ ہے ہر دم رفاقت کرنے والا
محبّت کا سدا دم بھرنے والا

وہ بھائی سے زیادہ تر ہے پیارا
ہماری جان کا وہ ہی سہارا

ہمارے دکھ مین وہ نزدیک تر ہے
ہماری شام کلفت کی سحر ہے

خوشی اس سے ہماری ہے دوبالا
شبِ تاریک مین وہ ہے اُجالا

رفاقت اس کی ہے جنّت کے مانند
وہ وقتِ موت بھی رکھتی ہے خرسند

نہین دُنیا ہے کُل اُس کے برابر
وہ سب اس کے مکلّف ہے سراسر

مبارک جو رفاقت اس سے رکھتے
مزہ حُبِّ مسیحائی کا چکھتے

مبارک تھے مسیحا کے حواری
اور اُن مین جو از فضلِ الٰہی

کلامِ اصطباغی کو یقین کر
اور اس کی ساری باتین دل نشین کر

مسیحا کی رفاقت کے تھے طالب
محبّت ہو چلی تھی دل پہ غالب

وہ اس سے فیض اُٹھانے کے تھے مشتاق
مگر وہ ان سے یکایک ابنِ خلّاق

ہوا غائب ہیا بان کو وہ جائے
وہین پر وہ ظفر شیطان پہ پائے

ہوئے اس وجہ سے از حد وہ محزون
تلاش اُسکی لگے کرنے وہ افزون

اُسے دیہات مین شہر و زمین ڈھونڈھا
نشانِ نقشِ پا اُس کا نہ پایا

نہ جنگل ہین کہین اُن کو ملا وہ
سراسر اُن سے پوشیدہ رہا وہ

دریچو ہین اُسنے ڈھونڈھا نہ پایا
گئے تا سالم پتہ اُس کا نہ پایا

یہودہ سے وہ لے کر تا کنیرث
رہے جویان بہ صد شوق اور ہمّت

مگر پاتے نہین اصلا اُسے تھے
ہما کے مثل پانا اُس کا معلوم
نہ پایا ڈھونڈھکر اُس کو وہ ہا رے
(کہ از حد رنج و غم سے تھے بھرے وہ)
اُسی نے یک بیک تھا لے لیا دل
نکوکاری مین شاید ایک تھا وہ
حقیقت مین تھا بھیجا وہ خدا کا
نجاتِ قوم کی اور حوری کی
خوشی اپنی ہوئی خاشاک اہتو
جلالِ حق تعالے[1] تاکہ دیکھے
خدا کی دید کا طالب ہوا وہ
یہان پر جب کہ بھیجا ہے خدا نے
کہ ہے ذات اُسکی بابرکات و طاہر
ہمین دیدار عیسےٰ[2] پھر تو دکھلا
کرے ہم کو ظفرمند اور طاہر
ہر اک دشمن پہ غالب وہ ہی کرے[3]
ہماری قوم کی شاہنشہی ہو
خدا کے وعدون پر ایمان رکھین
خدا کے رحم کا ہم پر ہے سایہ
کرین ہم فیض اُس سے تاکہ حاصل
ہمین اُس کو یقیناً جلد دے گا
وہ جس کے واسطے دنیا مین آیا
نہین مقصد ہوا پورا ہے ابتک

[1] خروج ۳۳-۱۸
[2] بمعنے نجات دینے والا
[3] کتاب یشوع

ہماری جلد بر لائے گا اُمید	کرے خرم ہمین عیسے کی تادید
یہ کہکر کچھ تسلی دل مین پائی	تو ہی اُمید اُن کے دل مین آئی
مگر مریمؑ نہایت غمزدہ تھی	اُسے تکلیف دہ اب مامتا تھی
وطن کو آئے سب عیسیٰ نہ آیا	کسی سے بھی نشان اُس کا نہ پایا
اُسے فکرون نے از حد اب ستایا	خیال اندوہ کا اب دل مین آیا
اگرچہ پاک تھی دل مطمئن تھا	محبت کا پسر کی دل پہ غلبہ
ہوا اتنا ہوئی بیچین بانو	لگی کہنے بہا کر اپنے آنسو
بہت دن ہو گئے بیٹا نہ آیا	پتہ اُس کا کسی سے بھی نہ پایا
کہان ہو کس طرح ہو کیا ہے معلوم	مری آنکھون سے ہے اسوقت معدوم
ملا اعزاز تھا حق سے نہایت	ملی تھی بے گمان یہ حق سے برکت
ہوئی مین حاملہ روح خدا سے	خطاب اعلیٰ ملا یہ کبریا سے
پسندیدہ مبارک عورتون مین	مگر ہون اس زمان مین غمزدون مین
ہے رنج و غم مرے دل مین نہایت	ہے ڈر بھی جس سے دل کو ہے نہ راحت
مبارک اب مین کیسے عورتون مین	مری نسبت ہین خوش اپنے دلون مین
مرا آغاز سے بہتر نہ تھا حال	بظاہر اُنسے ہون مین پست اقبال
ہوا پیدا یہ جب دل کا مرے نور	ہوئی مین اس کی پیدائش سے مسرور
سرا مین جا نہین رہنے کی پائی	مصیبت مفلسی مین یہ اُٹھائی
ہوا اصطبل مین اپنا ٹھکانا	اور اک چرنی مین بیٹے کو لٹایا
مصیبت تازہ پھر آئی یہ ہم پر	ہوے جس سے پریشان ہم سراسر
کہ شہ نے مارنا بچے کو چاہا	خدا نے راز یہ ہم کو بتایا
ہوئے فوراً روانہ مصر کو ہم	مگر تھا دغدغہ یہ رہ مین ہردم
کہین ہم کو وہ قاتل شہ نہ پائے	جگر کے ٹکڑے کو وہ مار ڈالے
ہمین اُس نے کہین پر جب نہ پایا	شقی نے پھر ستم تازہ یہ ڈھایا

مسیح کا
سے م
غمزد

تھے ننھے بچے اُن کو مار ڈالا
بنا مولد مرے بچے کا مقتل
شقی جب مر گیا ہم وان سے پلٹے
رہے اس وجہ جا کر ناصرت ہم
نہ ہوا اُس کا کسی کو حال معلوم
تعجب خیز تھین کل باتین اُسکی
وہ تھا بارہ برس کا جبکہ لڑکا
بوقت عید جانے کھو گیا کب
ہر اک جا ڈھونڈا پر اُس کو نہ پایا
اُسے دیکھا ہوے خوش دیکھکر ہم
اُسے پایا فقیہون پاس بیٹھے
نہایت شوق سے درس اُسکا سنتا
سوالات مناسب پوچھتا تھا
یہ مین نے پیار سے اُس سے کہا جب
بتا ہم سے جدا یان رہ گیا کیون
تجھے ہم ڈھونڈتے پھرتے تھے ہر جا
دیا پاسخ ادب سے اُسنے ہم کو
مجھے پہلے ہی کیون یان پر نہ ڈھونڈا
ہے پیارا مجھ کو میرے باپ کا گھر
ہمارے ساتھ یہ کہکر چلا وہ
ہمارے کام مین تھا وہ مددگار
عبادت مین خدا کی بھی وہ رہتا
وہ غور و خوض مین رہتا تھا مشغول

اور اُن کے خون کا دریا بہایا
ہوئین بے طرح مائین جس سے بیکل
مگر بیٹے سے اُس کے ڈرتے ہم تھے
تھے وان گمنامی کے عالم مین ہر دم
تھا وہ اہل جہان سے گویا معدوم
نہ دانش مین کسی کو ہمسری تھی
وہ ہیکل مین ہمارے ساتھ آیا
نہ پایا اُس کو بے حد غم ہوا تب
ہمین شوق اُسکا ہیکل مین لے آیا
خوشی سے پر تعجب کچھ نہ تھا کم
ادب سے اور بڑی شایستگی سے
ہمہ گوش اور سراسر محو وہ تھا
تھا ظاہر بیگمان اور اک اُس کا
"ہین قربان پیارے بیٹے تجھ پہ ہم سب
ہمین صدمہ جدائی کا دیا کیون
ہوا مسکن تھا غم کا دل ہمارا"
"بھلا کیون تم نے جا دی دل مین غم کو
تمھین معلوم اتنا بھی نہین تھا
مناسب وان پہ رہتا اور بہتر"
ہر اک ساعت اطاعت مین رہا وہ
اُسے تھی کاہلی سے ہر زمان عار
تھا نیکی کا حقیقت مین نمونا
تھا انسان اور خدا کا بھی وہ مقبول

ہوا جب عمر مین وہ سال سی کا | ارادہ کر کے انسان کی ہی کا
یہودا کو گیا بپتسمہ پایا | خدا اسنے یہ کرشمہ تب دکھایا
گیا روح خدا کو اُس پہ نازل | سراسر کام اُس کے تا ہون کامل
کیا ظاہر اُسے فرزند اپنا | نہایت پیارا اور دلبند اپنا
یوحنا نے بڑا اپنے سے مانا | خداوند اور مالک اپنا جانا
کئے تشہیر وصف اسکے سراسر | کہ جانے خلق اُسے تا سب سے برتر
ہین اس سے مجھی اچھے دن ہین آئے | مری حالت کی تبدیلی وہ لائے
مبارک ہونگی عزت ہوگی حاصل | خوشی میری جہان مین ہوگی کامل
مگر برعکس اس کے ماجرا ہے | جدائی سے مرا دل اب دکھا ہے
خدایا دید اُس کی کر عنایت | تو لا اُس کو جو ہے ارمان کی غایت
مین پاؤن اُس کو پہلے جیسے پایا | یکایک مجھ کو ہیکل مین ملا تھا
مجھے شمعون کی باتین وہ ہین یاد | (رہے کچھ باتون سے اُسکی دل مرا شاد
مگر کچھ ہین کہ جن سے ڈرتا ہے دل | مصیبت واسطے میرے ہے کامل)
یہ باعث گرنے اور اُٹھنے کا یہی | عدالت ہے اسی سے قوم کی بھی
تری جان سے گزر جائیگی تلوار | تھا مطلب ہوگی میری حالت زار
مصیبت واقعی ہے میرا حصہ | بڑھائیگی وہی آخر مین رتبہ
مبارک ہون گی ہوگی گو مصیبت | خدا دیگا مجھے اس مین بھی راحت
نہ لاؤن گی زبان پر کوئی شکوہ | خدایا غم کو تو ہی دور کرنا
کہان دیری ہے کی ابتک نہ آیا | بڑے مقصد نے اُس کو ہے چھپایا
وہ اپنے باپ کا ہے کام کرتا | اسی مین وہ سحر سے شام کرتا
رہونگی صبر سے مین اُسکی مشتاق | جدائی اُسکی ہے مجھ کو بہت شاق
اگر عادی مصیبت کی ہوئی ہون | خدا وعدون پہ حق کے مین رہی ہون
خدا کی باتون کو دل مین ہے رکھا | رہی مین سوچتی اُن پر ہمیشہ

رہے گا صبر سے اب کام میرا / کہ آخر اچھا ہو انجام میرا"
خیالات ایسے ہی آتے تھے ہردم / تھے کرتے دور اُس کا بیگمان غم
گزشتہ باتون پر کرتی تھی وہ غور / سمجھتی تھی نرالے حق کے ہین طور
خدا کے وعدون پہ ایمان تھا اُسکا / سمجھتی تھی خدا پورا کرے گا
تھا جنگل مین اکیلا اُس کا بیٹا / وہ بھوک اور پیاس کا مارا ہوا تھا
خیال پاک اُسکی اب غذا تھے / اُسے وہ بھوک مین آسودہ رکھتے
نجاتِ خلق کا ہردم تصور / دماغ و دل کو اُسکے رکھتا تھا پُر
نجاتِ خلق کا کیسے کرے کام / ہوا اُسکے آنے کے مقصد کا انجام
خدا تھا وہ تھا اور کوئی نہین تھا / کہ غائب وان سے شیطان بالیقین تھا
ہوا مین وہ گیا تھا ہار کر اب / کرے تدبیر ایسی جو ہو انسب

شیطان کا شیاطین کے ساتھ مشورہ کرنا

گیا دربار پھر اُس نے فراہم / کرین تا مشورہ ملعون باہم
بنا تھا اُس زمان وہ صورتِ غم / ہزیمت کا خیال اُس کو تھا ہردم
نہین اُمید کا نام و نشان تھا / اور اُس سے رنج و غم از حد عیان تھا
لگا پر بولنے وہ چار و ناچار / حقیقت کا لگا کرنے وہ اظہار
کہ اے شاہان و نوابانِ ذیشان / امیران و وزیران ہنروان
رئیسان راجگان ہفت اقلیم / ہے دل مین میرے جن کی عزت و تکریم
تمھین اربعہ عناصر کے ہو مالک / تمھارے تحت مین ہین سب ممالک
رہے عالم مین اب تک ہم ظفرمند / ظفرمندی فقط کرتی ہے خرسند
ہزیمت کا مگر اب دغدغہ ہے / ہماری سلطنت کا فیصلہ ہے
وہ ایسا سخت دشمن ہے ہمارا / کہ اُس سے بیگمان اب تک مین ہارا
نہ کوئی آزمایش آتی ہے کام / تھا گرچہ آزمانے مین مرا نام
کلامِ حق کی وہ تلوار لیکر / سراسر ہوتا ہے مجھ پر مظفر
خدا پر اُس کا ایمان ہے نہایت / ہے بیحد اُس کو خالق سے محبت

نہ دل مین اُسکی دنیا کی محبت ہے ہر دم ساتھ مین حق کی رفاقت
ہین اُسمین سارے اوصاف الٰہی ابھی تک ہے اُسی مین بے گناہی
کمال اُسمین ہے اور اعلیٰ خیالات جہان مین سب سے برتر اُسکی ہے ذات
بڑا آدم سے ہے البتہ وہ ہی نہ اُلفت حق کی آدم مین تھی ایسی
کہ عورت کی محبت مین وہ پھنسکر خلافِ حق ہوا عاصی سراسر
یہ انسان گر ہے انسان سے بڑا ہے تعجب کیا کہ یہ ابنِ خدا ہے
ہین واپس اس لیے آیا ہون یان پر کرون آگاہ اس سے مین سراسر
مبادا کامیابی کے یقین پر گزشتہ حالِ آدم پر نظر کر
رہو تم بے خبر اور سخت غافل اگر ہو کامیابی اُس کو کامل
رہو اب تم مدد کو میری تیار رہو دشمن سے ہر دم اپنے ہشیار
کہ تا غلبہ نہ مجھ پر پانے پائے نہ آفت کوئی ہم پر لانے پائے
کلام ابلیس کا پورا ہوا جب بفرطِ جوش یون کہنے لگے سب
تو جیسا حکم دیگا ہم کرین گے مصیبت ہم پہ جو آئے سہین گے
لگا بلعال اُن مین بولنے اب رہے خاموش تا اُسکی سنین سب
مثالِ اسمیدس تھا جن ناپاک نہ دل مین شرم اسکے تھی نہ کچھ باک
نہایت شہوتون سے پُر لعین تھا وہ محبوبون کا عاشق بالیقین تھا)
تردد مین ہے کیون اے شاہِ دنیا تجھے اندوہ و غم ہے کیون زیادہ
زنانِ سیم جبین و دلربا کو بتانِ ماہ سیما مہ لقا کو
جو فنِ دلربائی مین ہون اُستاد ہنر سب دلبری کے اُنکو ہون یاد
حسین سب سے زیادہ اور قاتل کرین اک غمزے سے دل کو جو بسمل
غضب کی نازکی ہو اور ادا ہو کہ جس سے زہد کا بس خاتمہ ہو
وہ ہون عیار با صد سحر و افسون کرین جو اتقیا کا ایکدم خون
مقرر ہم کرین تا آزمائین اُسے اپنی محبت مین پھنسائین

ہو بُلبُل کی طرح شیدائے گلرو	
برائے عاشقان ہے وہی آفت	
بچے کوئی بھلا کس طرح اُن سے	
وہ اپنے سے جدا ہونے نہ دیتے	
وہ دام مکر ہر اتقیا ہین	
خدا کی اُسپہ از حد تھی عنایت	۱ سلاطین ۱۱ باب
بڑھا بے طرح تھا عرفان اُس کا	
اگرچہ ساری باتون مین تھا اُستاد	
مۓ عشقِ زنان سے وہ تھا سرشار	
(کہ تھا وہ گھاگ اور عاقل بلا کا)	
تو فنِ دلبری مین خود بھی ہے طاق	
ترے دل مین وہ کھپ جاتی ہے ہردم	
تری وارفتگی از حد ہویدا	
کیا خلقِ خدا کا ناک مین دم	
پڑھا کچھ عشق کا اس طرح افسون	پیدائش ۶ باب
نہ سمجھا فرق کچھ سود و زیان مین	
جو چاہا تو نے تھا سب کچھ ہوا وہ	
جو تھے اہلِ خدا با وصف و خوبی	گنتی ۲۵ باب
بنے وہ خوار اور از حد کمینے	
اگرچہ وہ نبی بھی تھا خدا کا	
گنا دِ بت پرستی مین پھنسائے	
تو ہی کرتا ہے دلیر اُنکے شاہی	
تو عظمت کے لئے اُنکی ہے خنجر	

اسیرون کو تو ہی کرتا ہے نادار
رشی کی تو تپشیا بھنگ کرتا
ہر اک جا تیرا ہی ہے دور دورہ
کیاراون کو تو ہی نے تو برباد
ہوئے برباد لاکھون ساتھ اُسکے
کیا بد فعلی مین پیر بس کو بیباک
نہین تو وزن سب کا ایکسا کر
نہین اِس دام مین پھنستے وہ زنہار
نہین کیا حالِ یوسف تجھ پہ روشن
نہ اُس کو کر سکی اپنے پہ مایل
اگرچہ قید بھی اُس کو کرایا
حقیقت مین یہ یوسف سے بڑا ہے
سلیمان پر تجھے ہے فخر از حد
اُسے منظور آسایش تھی ہر دم
وہ طالب عشرت و دولت کا رہتا
اُسے اُس سے تھا ہر دم عیش مطلوب
اسی باعث اسیرِ زلف پیچان
یہ ہے از حد سلیمان سے بھی دانا
ہے مقصد نیک اُسکا اور برتر
بھلا تم پاؤ گے ایسی کہان زن
ہو جس کے حسن کی دنیا مین شہرت
جسے دیکھے نگاہِ شوق سے وہ
نہ اُس کو بھی بھروسہ خود پہ ہوگا

لگا کر عاشقی کا دل مین آزار
اُسے عالم کا تو ہی ننگ کرتا
ہے عالم مین پھرا تیرا ڈھنڈھورا
اگرچہ وہ ہر اک فن مین تھا اُستاد
نہ آیا جز خرابی ہاتھ اُس کے
ترو اس جسکے باعث ہو گیا خا
جہان مین جو کہ ہین مقبولِ داور
ے اُلفت سے حق کی وہ ہین سرشار
زلیخا جو حسین تھی اور پُرفن
نہین کم کر سکی اُس کے فضایل
نہ ہرگز مطلب دل اپنا پایا
نہین انسان یہ ابنِ خدا ہے
جسے عشقِ بتان نے کر دیا با
نہین تھا عاقبت کا کچھ اُسے غم
اُسے منظور اُس سے فائدہ تھ
اُسے دنیا تھی پیاری اور محب
ہوا۔ آخر تھا جس سے وہ پریشا
وحیدِ عصر و یکتائے زما
نہین محبوب اُسکو ہے زن اور
جو حد درجہ کی ہو عیار و پُر
حسینون کو ہو جس کا حسن حی
کرے اُس سے تکلم ذوق سے
ہو عیاری اگرچہ اُسکا

اگرچہ حسن کی ملکہ ہو وہ ہی
وہ باندھے زہرہ[۲] کا گرچہ کمربند
طلسمون کا تھا وہ گنجینہ یکسر
دلِ داناکی خاطر دام وہ ہی
تھا آتش سردمہری کیلیئے وہ
محبت جوش زن اُس سے سدا تھی
تھی اُس مین بہ طرح شیرین بیانی
تھی خاموشی تکلّم سے جو بہتر
تھا غمزہ وہ کرے دل کو جو تسخیر
ہے ابنِ حق مین وہ نیکی کا جوہر
نگہ اُس کی کرے گی رعب کا کام
ادا اس کی نہین کچھ کام آئے
غرورِ حسن بھی ہو دور اُس سے
وہ عزّت کی نگہ سے دیکھے اس کو
طبیعت کے جو ہین کمزور اُن پر
وہی ہین دامِ الفت مین گرفتار
نہین یہ آزمایش اس کے لایق
اِسے اس طرح سے ہم آزمائین
دکھائین سبز باغ اُس کو سراسر
ہو جن مین عزّت و عظمت سراسر
اُنھین سے اُسکو اب ہم آزمائین
بڑے اشخاص اُن سے گر گئے ہین
ہے خواہش جو طبیعت کے موافق

ہوا اُسکے حسن کی عالم پہ شاہی
فسون حد سے زیادہ جسمین تھے بند — کتاب ایڈ
تھا عاشق کے لئے گویا وہ خنجر
حکیمون کے لیے صمصام وہ ہی
تھا اُلفت ساتھ مین اپنے لئے وہ
بھری محبوبی اُس مین حیا تھی
قیامت ہر جگہ اُس سے بپا تھی
رگِ جان کیلیئے گویا وہ نشتر
کرے الحق وہ مرغِ جان کو نخچیر
ہے جس سے سارے عالم سے وہ برتر
پشیمان اُس سے ہو جائے وہ گلفام
خجالت بیگمان دل مین وہ پائے
وہ سب رعنائی ہو کافور اُس سے
مطیعِ حکمِ ابنِ حق بھی وہ ہو
ہے غالب عشقِ محبوبان سراسر
اُنھین کے واسطے ہے عشق آزار
بتون کا ہوگا یہ ہرگز نہ شایق
برائی کی نہ صورت ہم دکھائین
وہ باتین جو کہ ہون اعلیٰ و برتر
جو ہون نزدیک ہر انسان کے بہتر
ہو ممکن اُس کو نیچا ہم دکھائین
نہین قایم صداقت پر رہے ہین
نہین ہرگز برا ہے جس کا شائق

اسیرون کو تو ہی کرتا ہے نادار   لگا کر عاشقی کا دل مین آزار
رشی کی تو تپلشیا بھنگ کرتا   اُسے عالم کا تو ہی ننگ کرتا
ہر اک جا تیرا ہی ہے دور دورہ   ہے عالم مین پھرا تیرا اڈھنڈھورا
کیا راون کو تو ہی نے تو برباد   اگرچہ وہ ہر اک فن مین تھا اُستاد
ہوئے برباد لاکھون ساتھ اُسکے   نہ آیا جز خرابی ہاتھ اُس کے
کیا بدفعلی مین پیرس کو بیباک   تروا اس جسکے باعث ہو گیا خاک
نہین تو وہ زن سب کا ایکسا کر   جہان مین جو کہ ہین مقبول داور
نہین اُس دام مین پھنستے وہ زنہار   مے اُلفت سے حق کی وہ ہین سرشار
نہین کیا حال یوسف تجھ پہ روشن   زلیخا جو حسین تھی اور پُرفن
نہ اُس کو کر سکی اپنے پہ مایل   نہین کم کر سکی اُس کے فضایل
اگرچہ قید بھی اُس کو کرایا   نہ ہرگز مطلب دل اپنا پایا
حقیقت مین یہ یوسف سے بڑا ہے   نہین انسان یہ ابن خدا ہے
سلیمان پر تجھے ہے فخر از حد   جسے عشق بتان نے کر دیا بد
اُسے منظور آسایش تھی ہر دم   نہین تھا عاقبت کا کچھ اُسے غم
وہ طالب عشرت و دولت کا رہتا   اُسے منظور اُس سے فائدہ تھا
اُسے اُس سے تھا ہر دم عیش مطلوب   اُسے دنیا تھی پیاری اور محبوب
اسی باعث اسیر زلف پیچان   ہوا۔ آخر تھا جس سے وہ پشیمان
یہ ہے از حد سلیمان سے بھی دانا   وحید عصر و یکتائے زمانہ
ہے مقصد نیک اُسکا اور برتر   نہین محبوب اُسکو ہے زن اور زر
بھلا تم پاؤ گے ایسی کہان زن   جو حد درجہ کی ہو عیار و پُرفن
ہو جس کے حسن کی دنیا مین شہرت   حسینون کو ہو جس کا حسن حیرت
جسے دیکھے نگاہ شوق سے وہ   کرے اُس سے تکلم ذوق سے وہ
نہ اُس کو بھی بھروسہ خود پہ ہوگا   ہو عیاری اگرچہ اُسکا پیشہ

پیرس ایشیائے کوچک کے شہر تروا اس کا شہزادہ تھا یہ یونان کے ایک بادشاہ اگیمینن کی بی بی کو بھگا لایا تھا ۔
پیدایش ۳۹ باب
یوحنا ۱۱-۲۱

اگرچہ حسن کی ملکہ ہو وہ ہی ہوا سکے حسن کی عالم پہ شاہی
وہ باندھے زہرہ کا گرچہ کمر بند فسون حد سے زیادہ جسمین تھے بند کتاب
طلسمون کا تھا وہ گنجینہ یکسر تھا عاشق کے لئے گویا وہ خنجر
دل دانا کی خاطر دام وہ ہی حکیمون کے لیے صمصام وہ ہی
تھا آتش سرد مہری کیلئے وہ تھا الفت ساتھ مین اپنے لئے وہ
محبت جوش زن اس سے سدا تھی بھری محبوبونکی اس مین حیا تھی
تھی اس مین ہر طرح شیرین بیانی قیامت ہر جگہ اس سے بپا تھی
تھی خاموشی تکلم سے جو بہتر رگ جان کیلئے گویا وہ نشتر
تھا غمزہ وہ کرے دل کو جو تسخیر کرے الحق وہ مرغ جان کو نخچیر
ہے ابن حق مین وہ نیکی کا جوہر ہے جس سے سارے عالم سے وہ برتر
نگہ اس کی کرے گی عیب کا کام پشیمان اس سے ہو جائے وہ گلفام
ادا اس کی نہین کچھ کام آئے بحالت بیگمان دل مین وہ پائے
غرور حسن بھی ہو دور اس سے وہ سب رعنائی ہو کافور اس سے
وہ عزت کی نگہ سے دیکھے اس کو مطیع حکم ابن حق بھی وہ ہو
طبیعت کے جو ہین کمزور ان پر ہے غالب عشق محبوبان سراسر
وہی ہین دام الفت مین گرفتار انھین کے واسطے ہے عشق آزار
نہین یہ آزمایش اس کے لایق بتون کا ہوگا یہ ہرگز نہ شایق
اسے اس طرح سے ہم آزمائین برائی کی نہ صورت ہم دکھائین
دکھائین سبز باغ اس کو سراسر وہ باتین جو کہ ہون اعلی و برتر
ہو جن مین عزت و عظمت سراسر جو ہون نزدیک ہر انسان کے بہتر
انھین سے اسکو اب ہم آزمائین ہو ممکن اس کو نیچا ہم دکھائین
بڑے اشخاص ان سے گر گئے ہین نہین قایم صداقت پر رہے ہین
ہے خواہش جو طبیعت کے موافق نہین ہرگز برا ہے جس کا شائق

نظر آیا مگر واں ایک جنگل
قریب اُسکے تھا نرمل بہہ رہا جل

گھنا واں پر درختوں کا تھا سایہ
تھی پرگھٹ ہر طرف ایشور کی مایہ

پرندے خوش گلو واں چہچہاتے
اُسے گویا وہ حمدِ حق سناتے

گیا واں پر کرے آرام دن کو
تمازت مہر کی جسدم بہت ہو

روش تھی کنجوں کے اندر وہاں پر
خدا کی صنعتیں ظاہر سراسر

وہ جب تھا دیکھنے میں اُنکے مشغول
خیالِ عظمتِ حق حسبِ معمول

عزازیل اُس کو تب آیا نظر واں
تھا پہلے کی طرح وہ شکلِ انسان

نہ پہچانے اُسے ایسا بنا وہ
بنا پیشِ مسیحا اب نیا وہ

بنا اب ظاہرا وہ صاحبِ جاہ
جو ہو مقبولِ دربارِ شہنشاہ

سلام آکر کیا اُس نے ادب سے
کہ عیسیٰ تھا معزز گویا سب سے

کہا کیوں اس قدر ہے تو پریشان
بہت ناطاقت و بیدم و حیران

بظاہر بھوک کے باعث ہے بیدم
مجھے یہ بیکسی ہے دیکھ کر غم

بیاباں میں فقط تو ہی نہ آیا
خدا اوروں کو بھی تھا یاں پہ لایا

یہاں پر ہاجرہ اور اُس کا بیٹا
پریشان تھے کہ از حد تھا وہ پیاسا

دکھایا حق نے اُس کو ایک چشمہ
علاجِ خوب تھا جو تشنگی کا

بیاباں میں نبی یعقوب تھے جب
یقیں یہ ہے کہ مر جاتے وہاں سب

خدا من آسمان سے گر نہ دیتا
نہ رحمت سے اگر وہ کام لیتا

یہاں الیاس کو حق نے کھلایا
بیاباں میں تھکا ماندہ وہ جب تھا

خدا کو کچھ نہیں پروا ہے تیری
نہیں رحمت سے اُسکی تیری سیری

نہ تجھکو اب تلک اُس نے کھلایا
غذا تیرے لئے یاں پر نہ لایا

کیا ہے اپنی رحمت سے تجھے دور
نہیں طاعت تری ہے حق کو منظور

جواب اُس کو دیا ابنِ خدا نے
اُسی مرتاض نے اور پارسا نے

ضرورت اُن کو بھی مجھکو نہیں ہے
غذا اب مرضیِ حق با یقیں ہے

اُسے انجام دینا میرا کھانا
اُسی سے کام لینا میرا کھانا

جواب اُسکو دیا شیطان نے تب
سمجھتا خوب ہون مین تیرا مطلب

مگر بھوکا بھلا تو کس لئے ہے
اور اس مین بھی نہایت شک مجھے ہے

کہ کھانا سامنے آئے نہ کھائے
اُسے خاطر مین اپنی تو نہ لائے

۲ جواب اُس کو مسیحا نے دیا یہ
عجب فہم و فراست سے کہا یہ

مناسب طور سے پاؤن تو کھاؤن
مین دینے والے پر کچھ شک نہ لاؤن

دیا پاسخ یہ چالاکی سے اُس نے
تو سُن لے غور سے کہتا یہ مجھ سے

حقیقت مین ہے ہر مخلوق تیرا
ہے اُس پر ہر طرح کا تیرا دعویٰ

ہے فرض اُسکا کرے تیری وُہ خدمت
اُسے تیری ہی خدمت سے ہے عظمت

۲ نہ کھانا وہ غذائین جو ہون ناپاک
نہ جائز رکھے جن کو تیرا ادراک

بتون پر جو کہ گذرانی گئی ہون
وہ تھانون سے یا لائی گئی ہون

نہ کھانا ڈینیل نے جن کو چاہا
فقط سادا ہی کھانا جس نے کھایا

نہیں دشمن کی چیزین کھانا اچھا
اگر اچھی وہ ہون نقصان ہے کیا

غرض ہے حفظِ جان لازم ہر اک کو
بھلا ذمی کوئی جان دیگے کیون جو

۱ ہے خلقت دیکھ کر تجھ کو پریشان
مہیا کر دیا ہے اُس نے سامان

کرے اُسکو تو ممنون اور کھائے
نہ اپنے دل مین شک کوئی تو لائے

دکھایا ایسا کچھ وان اُس نے افسون
مہیا نعمتین کین حد سے افزون

سراسر بچھ گئے دستارخوان وان
غذا اسکے تھے مہیا ساز و سامان

غلامانِ حسین تھین خانسامان
پری جو تھین حسینانِ پرستان

۳ تھین حاضر اس زمان وان بہرِ خدمت
عجب تھا ساز و سامانِ شان و شوکت

تھے برتن ہر طرح کے وان مہیا
بہت خوش رنگ اور بیحد مصفا

تھے چینی کے وہ برتن نازک و صاف
بیان کرنے سے باہر جنکے اوصاف

۴ وہ نقاشی کہ ہو از رنگ حیران
مصفا تھے مثالِ مہر تابان

ڈینیل ۱

سوا انکے تھے برتن سیم و زر کے ۔ وہ تھے باآب جیسے ہون گہر کے
مرصع تھے جو اہر سے سراسر ۔ لگے اُنمین تھے بیحد لعل و گوہر
شراب ایسی طہور اُس سے نہ بہتر ۔ لبھائے دل کو دید اُسکی سراسر
کباب خوش مزہ تھے وان بکثرت ۔ جو کھائے پھر نہ بھولے اُنکی لذت
تھے سالن ہر طرح کے وان پہ موجود ۔ مشام جان ہو جنکی بو سے خوشنود
تھی مچھلی ہر طرح کی وان پہ تیار ۔ کوئی بے خار تھی کوئی تھی باخار
پلاؤ اور تھا متنجن خوش مزہ وان ۔ بہت قسمونکی تھین خوش ذائقہ نان
تھین پوری گھی مین تر خستہ کچوری ۔ تھین کثرت سے وہان شیرینیان بھی
ملذذ سالے تھے حلوائے سبے دود ۔ طبیعت جنکے کھانے سے ہو خوشنود
وہان تھے میوہ ہائے خشک و تر بھی ۔ تھے وہ مانند یاقوت اور زر بھی
لبھاتی اُنکی خوشبو اور رنگت ۔ اُنھین خوش دیکھ کر ہوتی طبیعت
وہ پھل جس سے ہوئی حوا گنہگار ۔ نہین تھا اُن پھلون کے مثل زنہار
غرض تھین نعمتین وان کل جہان کی ۔ نہین طاقت زبان مین ہے بیان کی
معطر خوشبو سے تھا سارا میدان ۔ صبا آہستہ تھی وان پر خرامان
تھی دل خوش کن وہان پر نغمہ سنجی ۔ ہر اک نے اُسکی جادو سے بھری تھی
تھے موزون ساتھ اُسکے ہر طرح ساز ۔ لبھانے والی تھی گانے کی آواز
کرے مقبول تا شیطان کی دعوت ۔ نہ سمجھے وہ ذرا اس مین عداوت
لگا شیطان پھر ترغیب دینے ۔ (بہت ہی خلق سے وہ کام لینے)
نہین شک دل مین لے ابن خدا لا ۔ تو دسترخوان پر اب بیٹھکر کھا
نہین ممنوع ان مین کوئی کھانا ۔ نہ لازم ان سے ہے نفرت دکھانا
نہ حاصل ہے بدی کا علم ان سے ۔ نہ ایسی چیزین ہو پرہیز جن سے
قیام ان سے ہمیشہ زندگی کا ۔ انھین سے چشمہ ہے خورسندگی کا
کرینگی بھوک کو تیری یہی دور ۔ کرینگی ہر طرح تجھ کو یہ مسرور

ہین حاضر یہان پہ سب خدام رنگین — نہین اُنسا کوئی سا ایسے جہان مین
۳۴ ہین حاضر تا کرین خدمت یہان وہ — دکھائین جوہر خدمت عیان وہ
خداوند اپنا تجھکو مانتی ہین — تری خدمت مین عظمت جانتی ہین
اُنھین ممنون کر ابن خدا کا — نہین سواس اپنے دل مین تولا"
دیا سنجیدہ پاسخ ابن حق نے — نہایت فہم سے اور زیرکی سے
کہا تونے کہ سب چیزین ہین تیری — یہ سچ ہے کیونکہ ہین واقع ہین میری
۳۵ ہین کیون تیرے وسیلے اُنکو کھاؤن — ہین کیون چیزون کو اپنی تجھسے پاؤن
مین کرسکتا ہون سب چیزین مہیا — دکھا سکتا ہون مین قدرت کا جلوہ
اگر چاہون فرشتون کو بلاؤن — جو چاہون اُن سے مین خدمت کراؤن
ہین تیری کوششین سب یا پہ بیکار — ہے میرے ساتھ ناحق تیرا اصرار
تجھے ہے بھوک سے کیا میری مطلب — اُٹھا لیجا غذا ہین اپنی تو سب
۳۵ مین نفرت سے اُنھین اب دیکھتا ہون — نگاہِ شوق سے کب دیکھتا ہون
دغا شامل تری بخشش مین از حد — بدی سے آزما مجھکو نہ لے بد"
ہوا ناخوش جواب اُسکو دیا یہ — نہایت فہم سے اُس نے کہا یہ
یہ دکھا کتنی قدرت مین ہون رکھتا — کہ کردین نعمتین کیسا کیا مہیا
اُنھین تو کھائے اور آرام پائے — نہین وسواس کچھ خاطر مین لائے
۳۶ قبول اُنکو نہین کرتا ہے کیون تو — یہان پر بھوک سے مرتا ہے کیون تو
مگر معلوم ہوتا شک سے تجھ کو — نہین کھاتا اُنھین مردِ نکوخو
اُنھین اب دوسرے کھائینگے لاریب — نہین سمجھینگے جو کھانے مین کچھ عیب
وہی جو اسکے کھانیکے ہین قابل — نصیحت پر ہماری جو ہون عامل
یہ کہتے ہو گیا غائب وہ سامان — رہا وہ اور منجی اور بیابان
۳۷ نہ باز آیا لگا یون آزمانے — اور اپنی عقل کے جوہر دکھانے
تو ہی ہے متقی مردِ نکو نام — نہین ہے کھانے پینے سے تجھے کام

ہر اک کو بھوک قابو مین ہے لاتی — اور اُس سے چاہتی جو کچھ کراتی
مگر تو اُسکے قبضے مین نہین ہے — وجود اعلی کوئی تو بالیقین ہے
نہ کھانے سے نہین نقصان تیرا — بڑا ہے واقعی ایمان تیرا
اگر مقصد تیرا اعلے ہے یقینًا — تو ہر انسان سے بالا ہے یقینًا
کریگا کیسے مقصد اپنا حاصل — کہ تا ہو کامیابی تجھ کو کامل
بڑے سامان بڑے کامونکو درکار — بغیر اُنکے ہے ہر انسان ناچار
نہین دنیا مین تو ہرگز ہے مشہور — حقیقت مین ہے تو ہر طرح مجبور
نہ کوئی یار تیرا اور مددگار — تو ہے بے بس بہت اور سخت ناچار
ترا ہے خاندان بھی کیسا ادنیٰ — نہین تو قوم مین ہرگز ہے اعلیٰ
پدر تیرا جو کہلاتا ہے نجّار — غریبی کی رہی تجھپر سدا مار
یہان بھی ہے بیابان مین اکیلا — ہے گمرہ اور ہے حد درجہ بھوکا
بھلا کس طرح بن سکتا تو اعلےٰ — بڑھے کیسے جہان مین تیرا رتبہ
نہ دے سکتا کوئی تجھ کو حکومت — نہین ظاہر ہے تجھ مین کوئی عظمت
نہ تیرے ساتھ ہے کوئی بھی لشکر — عوام النّاس جانین کیسے برتر
کرین وہ پیروی کس طرح تیری — وہ مانین کس طرح سے تیری شاہی
نہ کھانا تو کھلا ان کو سکیگا — کہان سے تو بھلا تنخواہ دیگا
ہے زر سے عزّت و حشمت ہمیشہ — ضرورت کی یہی سب چیزین دیتا
اسی سے دوست ہین عالم مین اور یار — روپیہ والے کے ہین سبھی مددگار
اسی سے سلطنت ہے اور ظفر ہے — غرض دنیا مین جو کچھ ہے وہ زر ہے
اگرچہ اینٹی پٹر تھا ادومی — وہ زر رکھتا تھا انمین تھی یہ خوبی
عروج اُس کا ہوا حد سے زیادہ — تھا اُسکے ایک ہیرڈ نام بیٹا
کئے زر کے وسیلے دوست پیدا — اُسی پر جان و دل سے جو تھے شیدا
ہوا وہ بادشاہ اُن کے وسیلے — نبی یعقوب تھے ماتحت اُسکے

خزانہ اور دولت کر مہیا — بڑے کاموں کا تب ہی کر تہیہ
نہین مشکل ہے کچھ میری تو سن بات — ہے از حد فیض کا منبع مری ذات
کہ ہے دولت مرے پاس اور حشمت — بدل دونگا سراسر تیری قسمت
مرا مہر و کرم ہوتا ہے جن پر — انھین دولت مین دیتا ہون سراسر
کہ نیکی اور حکمت اور ہمت — بآسانی نہ پا سکتی ہین دولت
مین کر سکتا دھنی ہون ایک آن مین — مین کرتا مرتبہ والا جہان مین
دیا منجی نے پاسخ باتحمل — وہ گویا اس جہان مین صبر تھا کل
بغیر نیکی و ہمت و حکمت — مضر ہے اور ہے بیکار دولت
نہ حاصل اس سے ہو سکتی حکومت — قیام اس سے نہ پائیگی حکومت
سلف مین سلطنت تھین جو نمایان — نہایت بڑھ گئی جب دولت و شان
ہوئین برباد دولت کے سبب سے — ہوئین نابود خالق کے غضب سے
غریبون کو مگر حق نے بڑھایا — جو دولت والے تھے نیچا دکھایا
تھے افتاح اور جدعون کیسے ادنی — خدا نے کس طرح ان کو بڑھایا
خصوصًا داؤد جو تھا چوپان لڑکا — ہوا شاہون مین اعلی اس کا رتبہ — حضرت
رہی اولاد اسکی صاحب تاج — بہت قرنون تلک یان پر کیا راج
دوبارہ وہ کریگی تخت حاصل — کریگی وہ حکومت سب پہ کامل
ہمیشہ تک رہیگی اس کی شاہی — نہین ہوگی کبھی اس کی تباہی
مین ہون لاریب مداح غریبان — ہوئے کار براہم جن سے نمایان
مگر دولت کی کچھ پروا نہین کی — اگرچہ بادشاہون سے تھی ملتی
بظاہر مین غریب و ناتوان ہون — یہان پر بھوک سے مین نیم جان ہون
زیادہ ان سے کر سکتا اہم کام — کہ نیکی سے ہے ہر مشکل کا انجام
نہ کر اتنی تو دولت کی بڑائی — نہین انسان کی اس سے بھلائی
ہے دولت بیوقوفون کی مشقت — نہین دانا کو کوئی اس سے راحت

ہے اُس کے واسطے گویا یہ جنجال   بدی مین ہے پھسانے کو یہ اک جال
یہی نیکی مین کرتی سُست دل کو   کہ انسان سربسر تا دنیوی ہو
کرے وہ نام کی خاطر ہر اک کام   نہین واقع ہین جس سے نیک انجام
سمجھتا ہیچ ہو نہین دولت و شان   نہین مین سلطنت کا بھی ہون خواہان
نہین ہے تاج زر کی کچھ حقیقت   بظاہر ہے اگرچہ قدر و قیمت
نہین شک اسمین تاج خار ہے وہ   پہننے والے کو آزار ہے وہ
کہ خطرے اور مصیبت اور افکار   ہین ساتھ اُسکے ہے جیسے حالتِ زار
نہین ہوسکتا جو ہے صاحبِ تاج   یہ وہ ہی جانتا جو کرتا ہے راج
ہر اک کا بار اٹھاتے شاہِ ذیشان   وہ اکثر بوجھ کے باعث ہین حیران
ہے خوبی عزت و نیکی اسی مین   نہ آئے خلق کی راحت کمی مین
تسلط خود پہ جو رکھتا سراسر   حقیقت مین وہ ہے شاہون سے برتر
وہ اپنی خواہشون کو جذبے کو بھی   رجا و خوف کو اندیشے کو بھی
سراسر اپنے قابو مین ہے رکھتا   حقیقت مین وہی ہے نیک دانا
مگر دل پر نہین قابو ہے جس کا   ہے ناحق سلطنت کا اُس کو چسکا
کہ شہرون اور لوگون پر حکومت   کرے اپنی نہین ہے ٹھیک حالت
کہ دل پر ہے نہین اُسکی حکومت   اُسے ہے بیگیان اس وجہ ذلت
وہ اپنی خواہشونکے بس مین رہتا   وہی کرتا ہے جو دل اُس کو کہتا
ہدایت قومون کی کرنا یہ اسلوب   اُسے جانین جو سچ ہو اور ہو خوب
نجات اُن کی ہو کیسے یہ بتانا   جو اُنکی بھول ہو اُن کو دکھانا
کہ تا وہ کر سکین حق کی پرستش   ہو اُن پر ہر طرح خالق کی بخشش
یہ بہتر بادشاہی کام سے ہے   یہ بہتر دنیوی ہر نام سے ہے
اسی سے روحون کو ہم کھینچ سکتے   بناتے اُن کو بیٹے ہم خدا کے
ہمارہی ہوتی اُن پہ بادشاہی   نہین اس سے ہے بہتر کوئی شاہی

۴۴	فقط جن کی بدن پر ہے حکومت کبھی سختی کا وہ برتاؤ کرتے کسی کو سلطنت دینا ہے بہتر بہ ذاتِ خود نہاین دولت ہے اچھی کسی نے راج اس سے پایا پھر کیا تو ایسے راج کی ترغیب مت دے		نہین اس سے انہین ہے سچی راحت مگر سچی اطاعت ہے نہ اس سے نہین خود سلطنت لینا ہے بہتر کہ دولت اس جہان کی ہے نہ سچی نہ پاتا راج اِس سے ہوتا اچھا نہین خلقت کی راحت سچی اس سے

جلد سویم

آزمایش دویم

تمہید

گھرا ہے آزمایش سے صدا تو ۔ مصیبت مین ابھی تک ہے رہا تو
نہین امید کا نام و نشان ہے ۔ زیان اپنا بظاہر اب عیان ہے
مصیبت کے ہین گھیرے گھرے بادل ۔ ہین تاریکی سی دل مین لاتے بادل
بناتا دل کو شیطان یاس کا گھر ۔ کرے بیچین تا تجھکو سراسر
اُسی منجی کا تو اب آسرا ڈھونڈھ ۔ پناہ و عاطفت اُس سے دلا ڈھونڈھ
جسے شیطان نے تھا آزمایا ۔ نہین مغلوب اُسے وہ کرنے پایا
نہ اُسکا کچھ جواب اب دیسکا وہ ۔ پریشان اور حیران بھی رہا وہ
کہ قائل درحقیقت وہ لعین تھا ۔ بہت شرمندہ دل مین بایقین تھا
مگر عیاری سے پھر کام لیکر ۔ لگا یا یون کہنے وہ بدخو ہنرور
ہر اک سے پاتا ہون تجھ کو مین برتر ۔ کھلا ہے تجھ پہ دانش کا ہر اک در
جو اچھی باتین اُن کو جانتا ہے ۔ افادہ جن سے وہ پہچانتا ہے
ہے دانائی تری باتون سے ظاہر ۔ تو ہر کارِ فراست مین ہے ماہر
ہے کہتا تو مناسب جس کا کہنا ۔ مناسب جس کا کرنا وہ ہی کرنا
ہین جیسی باتین ویسے کام تیرے ۔ فضیلت ہے ہمیشہ نام تیرے
ہے باتون کے موافق دل ترا پاک ۔ ہے جسمین انتہا درجے کا ادراک
وہی ہے مخزن نیکی سراسر ۔ حقیقت مین وہ ہر خوبی کا ہے گھر
سنین تیرا کلام پند آمیز ۔ تری حکمت کی باتین حیرت انگیز
تو تو مین اور شاہانِ زمان سب ۔ خردمند و حکیمانِ جہان سب
تجھے مانین گے دانائی مین افضل ۔ تری تدبیرین سمجھین گے وہ اکمل

۲ اُنھین مانند یورم[1] اور تھمیم — وہ جانین گے کرینگے اُن کی تعظیم
کلامِ انبیا سمجھین گے اُن کو — وحیِ معتبر جانین گے اُن کو
جہان تدبیر سے ہو کام لینا — مہم کا ہو جہان انجام دینا
بنائین گے تجھے سالار وان پر — نہ پائینگے کوئی تجھ سا ہنرور
ہو دنیا سے تجھے گر جنگ کرنا — اگرچہ تیرا لشکر بھی ہو تھوڑا
۲ مقابل کون اُس کے ہو سکیگا — ہر اک پر تیرا ہی غلبہ رہیگا
تو اپنی خوبیون کو کیون چھپاتا — نہین تو کام مین ہے اُن کو لاتا
ہے لاحاصل تری عزلت گزینی — ہے بدتر اُس سے یہ صحرا نشینی
دکھا تو کام تا سب کو ہو حیرت — ہو دنیا کے لیے تو فخر و عزت
جلال و عظمت و شہرت تجھے ہو — بالآخر دہر مین رفعت تجھے ہو
۴ ہے دنیا مین جلال اس طرح کی شئی — کوئی شئی دہر مین ویسی نہین ہے
یہی ہر کار اعلےٰ کا ہے انعام — اسی کا شوق ہے مشکل کا انجام
یہی صادق کے دل کو بھی ہے تحریک — اسی کے شوق سے ہر کام ہے ٹھیک
سمجھتا ہیچ ہے وہ ہر خوشی کو — کہ دنیا مین جلال اُس کی خوشی ہو
نہ دولت چاہتا وہ اور نہ ثروت — فقط ہے اُسکے دل کو اس مین بہجت
۱ کہ اعلےٰ اقتدار اُس کا ہو سب پر — وہی ہو دہر مین ہر اک پہ سرور
یہ تیرے حوصلے کا ہے زمانہ — اسی مین اپنے جوہر تو دکھانا
سکندر عمر مین تھا تجھ سے چھوٹا — مگر فاتح ہوا وہ ایشیا کا
مسلط تخت دارا پر ہوا وہ — ظفر پاتا ہوا آگے بڑھا وہ
کیا پھر سیپیو نے نام پیدا — تھی پومپئی[1] کی شجاعت بھی ہویدا
تھا اشجع جولیس قیصر یقیناً — شجاعت مین وہ تھا برتر یقیناً
شجاعت مین اُسے تھا نام منظور — شجاعت کا اُسے تھا کام منظور
اُسے صد درجہ تھی منظور شہرت — رہا کرتا تھا وہ مخمور شہرت

[1] وہ چیزین جسے ہوئی سردار کاہن خدا کی مرضی دریافت کرتے تھے

[1] حکمران روما الکبریٰ

لگا کہنے وہ اور کہتے کہ ہیہات | رہے تیرے واسطے یہ غور کی بات
جیا مدت تلک بے نام و شہرت | نہیں حاصل ہوا اجلال و عظمت
زمانہ واسطے تیرے ہے اچھا | جلال و نام اُس میں پیدا کرتا
بجھا مت تشنگی قدرتی کو | تو کر حاصل جلال اب جسطرح ہو
جواب اُس کو دیا ابن خدا نے | سرا سر نیکی نے اور اتقا نے
نہیں ہرگز میں دولت کا ہوں طالب | اگرچہ ہیں غریبی اور مصائب
ہو گرچہ سلطنت بھی اُس سے حاصل | نہیں میں فائدے کا اُسکے قائل
نہ حشمت سلطنت سے مجھکو منظور | جلال سلطنت سے کب ہوں مسرور
حقیقت میں جلال و نام کیا ہیں | بظاہر برق سان نور و ضیا ہیں
عوام الناس کی تعریف ہیں وہ | نہ قابل قدر کے توصیف ہیں وہ
نہ اُس تعریف میں اصلا صداقت | حقیقت میں ہے وہ دور از حقیقت
کہ ہیں جمہور میں نافہم اشخاص | عوام اُنہیں بہت ہیں تھوڑے ہیں خاص
وہ ایسی باتوں کی تعریف کرتے | بلا سوچے وہ ہیں توصیف کرتے
نہیں ہے قدر کے قابل یہ توصیف | نہیں تعریف ہے یہ اُن کی تعریف
جلال ایسا نہیں منظور مجھکو | کریگا یہ نہیں مسرور مجھکو
ہے افسوس اُنپہ جو اُسکے ہوں طالب | کہ پیدا کرنا شہرت ہو مطالب
کہے جن کو برا خلقت مبارک | کہ دنیا میں ہے بے عظمت مبارک
حقیقت میں جلال اسکا ہے نام | کرے خالق پسند انسان کا کام
فرشتوں سے کرے توصیف اُسکی | رکھے قائم سدا تعریف اُسکی
ملائک پھر کریں تعریف اُس کی | ہمیشہ تک رہے توصیف اس کی
تھا ایسا واقعی ایوبؑ کا حال | رہے جس پر ہمیشہ حق کے افضال
کرم سے کی خدا نے اُس کی توصیف | نہیں بھولیگا تو بھی اُس کی تعریف
کہ پوچھا اس نے تجھ سے تو نے دیکھا | وہ بندہ جو ہے دینداری میں یکتا

ایوب باب ۱ [illegible]

حقیقت مین وہ جنت مین تھا مشہور
کہ شہرت ہے یہان کی جھوٹی شہرت
وہ باتین جو نہین عظمت کے لائق
سمجھتے ایسے لوگون کو ہین اچھا
سمجھتے فتح کو جو باعثِ فخر
سراسر ہین غلط پرور حقیقت
ظفر جو جنگ مین ہین کرتے حاصل
کسی کا فائدہ ہرگز نہ کرتے
کہین وہ لوٹتے برباد کرتے
جلاتے قتل کرتے اور ستاتے
غلام اُن کو بناتے جو تھے آزاد
جہان تھی صلح وان خونریزی کرتے
ہے عظمت اُن کی بربادی سے ظاہر
وہ کرتے صلح کے کامون کو برباد
مربی خلق کے کہلاتے پھر وہ
خدا یا دیوتا ان کو سمجھکر
بوقتِ موت ہوجاتا یہ ظاہر
حقیقت مین وہ حیوان سے تھے بدتر
ہے حصہ بیگمان ذلت بھری موت
ذرائع ہین جلال وفخر کے اور
وہ مل سکتے بغیرِ جنگ و سختی
یقیناً صلح سے حاصل وہ ہوتے
ہے زہد و فہم بھی درکار اس مین

مگر اس دہر کی شہرت سے تھا دور
نہین حاصل کسی کو اس سے عظمت
سمجھتے ہر طرح لوگ اُن کو فائق
جلال اصلا نہین ہے جن مین سچا
(بھلا کس طرح وہ ہو باعثِ فخر)
نہین ان باتو نہین ہے سچی عظمت
حکومت ملکون پر ہوجاتی کامل
بزرگی کا اگرچہ دم ہین بھرتے
ہزارون ظلم سے ہین لُٹنکے مرتے
وہ عظمت اس طرح اپنی دکھاتے
اُنھین دُکھ دیتے جو تھے ہر طرح شاد
وہ سارے ملک کو آفت سے بھرتے
بڑائی مردم آزاری سے ظاہر
ہین اس سے بطرح مغرور اور شاد
نہ خاطر مین کسی کو لاتے پھر وہ
پرستش لوگ کرتے اُن کی اکثر
نہ ہرگز کام تھے اُن سب کے طاہر
بدی مین مبتلا تھے وہ سراسر
ہے کرنے کو ہلاک اُنکے چھُری موت
حقیقت مین ہین اُنکے اور ہی طور
ضرورت ہے نہ اس مین جھگڑے کی
نہایت صبر سے کامل وہ ہوتے
بدی ہے درحقیقت خار اس مین

ہے قابل غور کے ایوب کا حال
ہوا تھا جو رسے جو تیرے پامال

مقدس صبر سے غالب ہوا وہ
کہ حق کی مرضی کا طالب ہوا وہ

ہے اسکا اس زمان تک نام مشہور
زمانہ اُس کا تھا اب سے بہت دور

ہے قابل ذکر کے سقراط کا نام
صداقت کا سراسر اُس کا تھا کام

صداقت کے لیے تھا موت انجام
مگر باقی رہیگا دھر مین نام

ظفر مندون سے بہتر ہین یہ اشخاص
یہی ہین درحقیقت مردم خاص

جلال و عظمت و شان کیلئے کام
کرے کوئی نہ ہوگا نیک انجام

کیا افریکلس نے ملک آزاد
ہوا اسکا نام تا ہو جس سے وہ شاد

تو اسمین اس کی عظمت نے بھلا کیا
کیا کچھ کام اچھا تو ہوا کیا

جلال و نام کی خاطر نہ کچھ کام
کرونگا کیا ہوا گر مین ہون گمنام

جلال اپنا نہین ہے مجھکو منظور
خیال عظمت و شان سے بہت دور

جلال حق مجھے منظور ہر دم
اسی مین دل مرا مسرور ہر دم

بزرگی دون لسے ہے جسنے بھیجا
سمجھ لے تو کہان سے مین ہون آیا

دیا ابلیس نے پاسخ اسے یہ
تو سن لے غور سے کہتا تجھے یہ

جلال و عزت و حشمت کسی کو
جو مل جائے مبارک وہ نہ کیون ہو

سمجھنا تو نہ ہلکی بات ان کو
نہین آگاہ ہے انسے تو خوشخو

ہے ترا باپ بھی ان سب کا طالب
ہین خلقت سے یہی اسکے مطالب

بزرگی پاسے ہر دم نام اُس کا
جلال اسکے لیے ہو کام اُس کا

جلال اُس کو ملائک سے ہے حاصل
کہ اُن کی ذات سے ہر درجہ کامل

جلال انسان سے حاصل وہ کرتا
بُرا انسان ہو یا ہو وہ اچھا

وہ عاقل ہو یا بے عقل و نادان
ہو کم مایہ ہو یا پُرمایہ انسان

یہودی ہو کہ یونانی و حبشی
ہو ہندی وہ کہ ایرانی و رومی

وہ لیتا ہے شیاطین سے بھی خدمت
جلال اسکو ہو حاصل اور عظمت

جلال اپنا تو ڈھونڈھے کیا بُرا ہے — طبیعت کا یہی تو مقتضا ہے
مسیحا نے جواب اسکو دیا یہ — نہایت فہم سے اُسکو کہا یہ
خُدا خالق ہے اور مالک ہے سب کا — مسبّب ہے وہی تو ہر سبب کا
اسی کا یہ زمین و آسمان ہے — وہ رازق اور سب پر مہربان ہے
ہر اک دن نعمتین اس سے ہین پاتے — ہین ہر دم ہم پہ احسان کبریا کے
اسی سے زندگی راحت و صحت — خوشی اس سے ہے اور ہر ایک برکت
یہ مطلب خلقتِ عالم سے حق کا — ہو ظاہر رحمتِ خالق ہر اک جا
یہی رحمت جلالِ حق ہو آخر — زمانے مین کمالِ حق ہو آخر
عوض مین کچھ نہین وہ چاہتا ہے — فقط اُس کا یہی تو مدعا ہے
کہ احسان پورا انسان اُسکا مانے — اسی کو رازق و مالک بھی جانے
نہین مشکل یہ انسان کیلیے کام — ہے احسان ماننے سے نیک انجام
ہے کفرِ نعمتِ رحمان شرارت — ہے اس سے اپنے محسن کی حقارت
عجب ہے اسکے احسان کا یہ بدلا — وہ احسان جس سے سب کچھ ہے ہمارا
بھلا انسان کیا جس کی ثنا ہو — مگر ہر دم ثنائے کبریا ہو
جلال انسان کا حق تو نہین ہے — کہ ذلت اسکا حصہ بالیقین ہے
وہ ملزم ہے سزا وارِ جہنم — اُٹھائے گا وہ آزارِ جہنم
ہوا وہ اپنے خالق سے بھی باغی — اطاعت کی نہ اپنے کبریا کی
فراموش اسکے احسان کر دئے سب — بھلا اُسکو دیا جو اسکا ہے رب
مگر کافر ہوا وہ اس قدر ہے — کہ اُس مین انتہا درجہ کا شر ہے
خدا کے حق کو لینا چاہتا ہے — نہین حق اُسکا دینا چاہتا ہے
وہ بننا چاہتا ہے خود جلالی — ہے جس کی مستحق ذاتِ الٰہی
مگر ہے اس قدر رحمت خدا مین — محبت سے ہے نہایت کبریا مین
جو دنیا مین جلالِ حق بڑھائین — جو خدمت مین خدا کی دل لگائین

حاشیہ

جلال انکا بڑھائیگا خدا بھی / ہو قابل قدر کے تا اُنکی ہستی،،
جواب اُس کا ہوا سن کر پشیمان / اُسے بہکانا سمجھا وہ نہ آسان
خیالاتِ گناہِ خود تھے دل پر / تھے ٹھہراتے اُسے ملزم سراسر
جلالِ خود کا خواہان وہ ہوا تھا / جلال اپنا بالآخر کھو دیا تھا
مگر تاہم لگا وہ عذر کرنے / وہ اسکی خیر خواہی کا بھی بھرنے
"جلالِ خود کا طالب تو نہین ہے / بری اس بات سے تو بالیقین ہے
برُا یا اچھا اس سے کیا ہے مطلب / جو بہتر اس سے اسکو سن لے تو اب
اسی خاطر تو دنیا مین ہے آیا / کرے شاہی ہمیشہ یان پہ شاہا
تری ہو سلطنت اور تختِ داؤد / ہو تیری قوم کی تا اس سے بہبود
تو ہے داؤد کا بیٹا یقیناً / ہے تاج اور راج کل تیرا یقیناً
مگر مشکل ہے حاصل اُسکا کرنا / مطیعِ روم ہے اب ملک تیرا
کبھی ہے ظلم سے جسکی حکومت / ہے جس سے قوم کو ازحد ذلالت
ہے کی ناپاک ہیکل بھی اُنھون نے / شریعت کو بگاڑا ہر طرح سے
بگاڑا جیسا تھا انطاکیش نے / بتون کی صورتون کی گندگی سے
ہے لازم یون تجھے بیکار رہنا؟ / سدا غفلت مین یون سرشار رہنا؟
مکابی کی طرح دکھلا تو جوہر / کہ ساری قوم جانے تجھکو برتر
بیابان مین اکٹھا کرکے افواج / کیا حاصل بالآخر تخت اور تاج
بڑے سلطان پر حاصل ظفر کی / مصیبت جھیل کر کامل ظفر کی
ہوا آخر کو اُنکا تختِ داؤد / نہ پہلے اُنکی تھی کچھ ہستی و بود
نہین ہے سلطنت کا گر تو خواہان / نہین ہے تاج شاہی کا تو جویان
مگر تو فرض اور غیرت سے لے کام / ہو تیری قوم کا تا نیک انجام
یہ غیرت کا ہے اور ہے فرض کا وقت / نہین خاموش رہنے کا رہا وقت
نہین کیا خانۂ حق کی ہے غیرت؟ / ہے جسکو دیکھکر ہر دل کو عبرت

نہین کیا قوم کی جانب ترا فرض؟ ہے تیرا واقعی سب پے انتہا فرض
غلامی سے کرے تو اُس کو آزاد ابد تک وہ رہے تا خرّم و شاد
ہے تیرے بارے مین جو پیش خبری تری حشمت کی تیری سلطنت کی
ہے بہتر جلد تر پوری ہو وہ اب ہر آئین آرزو مین خلق کی سب
بس اب کر سلطنت ابنِ خدا تو نہ گمنامی مین رہ یا ان پر شہا تو
مسیحا نے دیا پاسخ یہ اور اک (خیالات اسکے تھے بے انتہا پاک)
نہ میرے واسطے تو فکر کچھ کر کریگا فکر میری میرا داور
نہین واقف جو واعظ نے کہا ہے (ہر اک کو ماننا جس کا بھلا ہے)
ہے ہر شئی کے لیئے وقتِ مناسب نہین ہے وقت ہونگا اُسکا طالب
مری نسبت جو ہے ہر پیش خبری ہے جس سے نسلِ انسان کی بھلائی
اُسے پورا کریگا وقت پر حق کلام اُسکا ہے صادق اور برحق
تو شاہی کی طرف کرتا ہے مائل بتاتا مجھکو اس کے ہے فضائل
مگر تو اور باتون کو چھپاتا تو باغ سبز ہر دم ہے دکھاتا
ہے اوّل سامنے میرے مصیبت وہ ہے انساں کی خاطر مجھکو راحت
ہر اک انسان کی پاؤن سزا مین اٹھاؤن ہر طرح جور و جفا مین
کہ تا کفارہ اسکا ہو سکون مین ہر اک کے واسطے جان اپنی دون مین
بنے وہ پاک اور فرزندِ رب ہو نہین پیشِ خدا تحتِ غضب ہو
کرون پھر تا ابد مین اُن پہ شاہی تبھی ہو خلق پر فضلِ الٰہی
بنی یعقوب بھی اور سب بنی سام ہر اک اولادِ یافث اور بنی حام
نجات و خرّمی پائین ہمیشہ وہ خالق کو بھی خوش آئین ہمیشہ
جو جھیلے دکھ وہ سرداری کے لائق اطاعت کرتی ہے ہر اک کو فائق
بڑھا یگی مصیبت میرا درجہ سر افرازی اسی سے ہے ہمیشہ
تجھے ہے سلطنت سے میری کیا کام نہوگا اس سے تیرا نیک انجام

مرا اُٹھنا ترا گھٹنا یقیناً
زوال اب تیرا آ پہونچا یقیناً"

گیا کٹ سن کے یہ دل مین عزازیل
مگر پاسخ دیا اس نے بہ تعجیل

ہو کچھ انجام اندیشہ مجھے کیا
بھلا اور ہوگا کیا نقصان میرا

امید اب فضل پانے کی نہین کچھ
نہ رحمت مجھ پہ ہوگی بالیقین کچھ

نہ بدتر اس سے ہوگا حال میرا
نہ ہوگا اور برا اقبال میرا

نہین امید جب کچھ ہے نہ کچھ ڈر
ہے میرے واسطے یہ ہی تو بہتر

جو ہونا ہو برا ہو جائے وہ بھی
ہے اسکا دغدغا بے حد تباہی

ہے حصہ واقعی میرا برا حال
کہ واقع مین ہُئے تھے میرے افعال

ہے دکھ مین اب مجھے راحت یقیناً
بھلائی اور ہے فرحت یقیناً

گنہ مجھ سے ہوا سرزد یقیناً
بنا ہون واقعی مین بد یقیناً

بدی کی ہے سزا مجھ کو اٹھانی
مکافات خرابی مجھ کو پانی

تری ہو بادشاہی یا نہین ہو
ترا کچھ بھی نہین ہو یا نہین ہو

یہی خواہش مگر رکھتا ہون ہر دم
کہ تیری دید سے غم ہو مرا کم

پنہ مین پاؤن خالق کے غضب سے
بچون مین تیری شاہی کے سبب سے

جہنم سے غضب اسکا بڑا ہے
کہ اُسکی بھی نہین کچھ انتہا ہے

کرے بادل تمازت دور جیسے
کرے وہ دھوپ کو کافور جیسے

یہ وقت قہر رب ہو تو ہی بادل
ہو نار قہر رب کے واسطے جل

مین جب نقصان اُٹھانے پر ہون تیار
تو ہے کیا واسطے تیرے یہ دشوار

بھلائی کے لئے جلدی کرے تو
نہ یون غفلت مین مدت تک رہے تو

تری اور خلق کی خاطر ہے بہتر
خوشی اُس سے ہر اک کی ہے سراسر

کہ تو جو سب سے قابل بادشہ ہو
ہو تجھ سے فیض عالم مین ہر اک کو

ہے شاید تجھ کو حد درجہ تامل
کہ مشکل اور اہم یہ کام ہے کل

تو الحق ذات انسان مین ہے اکمل
تو ہی کر سکتا ہر عقدہ کو ہے حل

مگر دنیا سے واقف تو نہین ہے — رہا تنہائی مین تو بالیقین ہے
گلیلی شہر سب تو نے نہ دیکھے — بہت کم نکلا تو ہے اپنے گھر سے
گیا ہر سال تو بیت المقدس — وہان پر چند دن تک تو رہا بس
تو اس عرصہ مین وان کیا دیکھ سکتا — بڑھاتا تجربہ وان کون تیرا
نہین دنیا کو دیکھا تو نے ابتک — رہیگا یان پہ تنہائی مین کب تک؟
نہین تو اُسکی عظمت سے ہے واقف — نہین معلوم ہین اُس کے کوائف
نہ یان کی بادشاہت تو نے دیکھی — نہ دربارِ شہی اور شان انکی
نہین سے تجربہ تو سیکھ سکتا — مُمد ہوتا وہ سب کامون مین تیرا
اگرچہ عقل مین ہو کوئی کامل — مگر بے تجربہ کچھ ہے نہ حاصل
نہین ہو بے دھڑک وہ کام کرتا — نہیں یان وہ سلطنت مین نام کرتا
وہ مثلِ ساؤل ہوتا خام بالکل — زبون جس کا ہوا انجام بالکل
نہ رکھتا وہ اولوالعزمی نہ ہمت — بھلائی کے لیے اُسمین نہ محنت
مگر مین تجھ کو لے جاتا ہون وان پر — ہو تجھ کو تجربہ حاصل جہان پر
ہین جتنی سلطنت دکھلاؤنگا سب — تری نظرون کے آگے لاؤنگا سب
نظام انکا تو دیکھے اور اجلال — سب اُنکی شان و شوکت اور اقبال
رموزِ سلطنت سے تو ہو واقف — ہون روشن تجھ پہ انکے سب کوائف
مقابل شاہون کے تا ہو سکے تو — بالآخر دہر پر شاہی کرے تو
نہین ملعون کی تھین خالی باتین — تھی ظاہر قدرتِ شیطانی اُن مین
یکایک کوہ ارفع پر اڑا کر — وہان سے لے گیا اُسکو فسون گر
بلند ایسا فلک تک تھی رسائی — تھی نیچے خوشنما اُسکے ترائی
تھی میدانِ وسیع و خوشنما وہ — شمالِ عدن خوش منظر تھی جا وہ
تھا دو دریا دن سے سیراب میدان — شمالِ ہند تھا شاداب میدان
خم و پیچ ایک دریا مین تھا از حد — دگر دریا تھا بہتا سیدھا از حد

فلسطین شمالی حصہ

اسمٰعیل ۳۱ باب بنی اسرا پہلا بادشا

شیطان کا خداوند یسوع مسیح کو ایک اونچے پہاڑ لیجا کر دنیا کا سلطنتون دکھانا

دو آبہ انکا تھا زرخیز وادی ‌ ‌ سمندر کو تھے مل کر دونو راہی
ہر اک صورت یہ میدان زر کی تھا کان ‌ ‌ خورش کا تھا یہان کثرت سے سامان
یہان سے اور روغن کی تھی کثرت ‌ ‌ تھی گلون اور حیوانون کی کثرت
نظر آئے بڑے شہر اور جدید ‌ ‌ تھے دار السلطنت آباد بیحد
کہا اس سے مجسم بغض و کین نے ‌ ‌ بڑے موذی نے شیطان لعین نے
تجھے وادی و جنگل ہین دکھائے ‌ ‌ ہین تو نے دیکھنے سے لطف اٹھائے
کہین مزرعہ کہین باغات دیکھے ‌ ‌ کنارے پر تھے دریا جن کے بہتے
سنادر دیکھے با عظمت عمارت ‌ ‌ ہے مشہور زمانہ جن کی عظمت
اسور ہی سلطنت کو دیکھ اب تو ‌ ‌ حدود اسکی یہان سے دیکھ سب تو
تھی وسعت دور تک اس سلطنت کی ‌ ‌ طلائی دہر مین تھی یہ ہی شاہی
تھا نینوہ راجدھانی سلطنت کی ‌ ‌ نفس نے جسکی تھی بنیاد ڈالی
کئی منزل تلک آباد تھا شہر ‌ ‌ حقیقت مین نہایت شاد تھا شہر
ہوا سلمنسر ملعون یہان شاہ ‌ ‌ تھی اول جسکی سب سے عظمت و جاہ
کیا دس فرقونکو بھی قید جس نے ‌ ‌ ہوا برباد انکا ملک اس سے
ادھر بابل کا ہے شہر معظم ‌ ‌ کہ اسکی شان کے تھے شہر این کم
قدیم ایسا نہ اس سا شہر کوئی ‌ ‌ تھی شہرت بے گمان ہر جا پہ جسکی
زبان پہ تھے ہر اک کی جسکے اوصاف ‌ ‌ نہ شہر ایسا کوئی تھا قاف تا قاف
کیا بار دگر تعمیر اس کو ‌ ‌ بنایا خوبی کی تصویر اس کو
اسی نے جو تھا اک سلطان اعظم ‌ ‌ ہر اک شہ اس سے تھا رتبہ مین تب کم
اسیری مین وہی تو لے گیا تھا ‌ ‌ تیری قوم اور آبا کو دوبارا
کیا خسرو نے آخر انکو آزاد ‌ ‌ تھی جس سے ملک کنعان مین ہین آباد
تھی پرسی پولس اسکی راجدھانی ‌ ‌ مگر شوکت ہے اب اسکی کہانی
وسیع اسکی حکومت تھی نہایت ‌ ‌ تھی جسکی ہند سے تا مصر وسعت

تو دیکھ اب سوے مشرق ہند کا ملک — نہین دنیا مین ایسا خوشنما ملک ہندکا
یہان کی مٹی سونا ہے یقیناً — جواہر کا ذخیرہ ہے یقیناً
یہان کے شہر سب شہرون سے بہتر — وسیع و خوشنما جو ہین سراسر
بڑا سب سے ہے وہ قنوج کا شہر — بہت شاندار ہے اور خوشنما شہر قنوج
بھون اسکے نرالے اور رنواس — تعجب کیا کرین یان دیوتا باس
یہان کے راجہ ہین قیصر سے بڑھکر — بڑی افواج رکھتے اور بہت زر
گنی پنڈت ہین یان یونان سے بڑھکر — ہین عالم یان سے دنیا بھر مین کمتر
خزانہ مین ہین یان لعل و جواہر — تمول سلطنت کا جس سے ظاہر
نظر ایران پہ اب بارِ دگر کر — اسی سے آئیگا مطلب ترا بر جنگی قو
ہین ایرانی نہایت صاحبِ زر — نہایت اہلِ ہمت جنگ آور
سپہبد مثلِ رستم ہین تنومند — سپاہی گیو سان ہین چاق و چوبند
ہین شہزادے بھی روئین تن سے بہتر — جری و آزمودہ اور دلاور اسفہ
کیے شاہانِ گیتی قید انھون نے — کیے شیر ژیان بھی صید انھون نے
ہے موقع قوتِ ایران کو دیکھے — ہوا ماہر جنگ سے اور اسکے فن سے
ہے یکجا جمع اس دم فوج ایران — صفاہان مین برائے جنگ ترکان اصفہا
انھون نے سگدیانہ کر کے برباد — کیا شاہِ زمان کو سخت ناشاد
وہ بڑھتا لشکرِ جرار لے کر — کہ ترکون کو کرے برباد یکسر
بنا ہے اوپچی ہر اک سپاہی — ہین ہتھیار اسکے دنیا کی تباہی
ہین فولادی کمان انکی غضب نہ — ہر اک ناوک ہلاکت مین بہت تیز
ہزارون ہین پیادے اور اسوار — ہے سفاکی مین ماہر جنگی تلوار
قطارون مین کبھی چلتے ہین آتے — ہلال آسا کبھی وہ دیکھے جاتے
سوارونکی زرہ گھوڑون کی پاکھر — چمکتی ہین مثالِ سیم اور زر
ہین گھوڑے تیز رو جیسے چھلاوا — تعجب خیز سرپٹ اور کاوا

ہر اک صوبہ کی ہین یہ چیدہ افواج کہ ہے اس بادشہ کا ہند تک راج
سپاہی ہے ہر اک آمادۂ جنگ کرے تا دشمنون کا قافیہ تنگ
ہین تیرانداز سب اب بر سرکار ہے ایران کا نرالا طرز پیکار
بظاہر بھاگتی ہے فوج اسکی مگر پھر یک بیک وہ گھوم پڑتی
وہ کرتی شدومد سے بارش تیر بناتی دشمنون کو اپنا نخچیر
ہے غالب پیچھا کرنے والون پر وہ بالآخر کرتی ہے حاصل ظفر وہ
ہے لوہے سے بھرا میدان سراسر مثال آسمان روشن ہے یکسر
ہزارون فیل ہین اور ہین ارابہ ہے فیلون پر مثال برج ہودہ
ہین ان پر بھی ہزارون ناوک انداز ہلاکت ساتھ ناوک کے ہے پرواز
سفر مینا کا ہے اسباب بھاری ہر اک دشت و جبل ہین کام جاری
پہاڑون کو وہ یکدم کرتے میدان گذرنا فوج کا ہو ان سے آسان
کہین جنگل کو وہ ہین کاٹ دیتے سراسر وہ ہنر سے کام لیتے
مثال کوہ وہ ہین دھس بناتے بیابان ہین کہین وہ نہر لاتے
سکھا دیتے کہین نالون کو یکسر سڑک اچھی بنا دیتے ہین اوپر
وہ دریاؤن پہ پل یکدم بناتے انھین بھی جلد قابو مین وہ لاتے
بکثرت اونٹ ہین اور سانڈنی بھی ہے کثرت بے گمان وان خچرونکی
بھیر اکی بکثرت اور سامان کہ جس سے ہو سکے وہ جنگ آسان
مہابھارت مین تھی ایسی نہ کثرت نہ تھی جنگ آورون کی اتنی شدت
دکھا کر سب یہ وہ ناپاک بولا ذرا تو غور کر کیا کیا دکھایا
تجھے محفوظ رکھنا میرا مطلب بڑھانا رتبہ تیرا میرا مطلب
اگرچہ تیرا ہی ہے تخت داؤد مگر کوشش سے ہوگی تیری بہبود
نہ بے کوشش کبھی حاصل ہوا کچھ نہ بے محنت کبھی کامل ہوا کچھ
نہ پیشینگوئی سے ہوگا کبھی کام ہے تدبیرون مین اپنی تو گر خام

مُوافق سامری ہون اور یہودی　　نہ کوئی ملک مین ہو ترا بیری
تو ہو آسانی سے اس ملک کا شاہ　　نہ ہو کوئی خلافِ رتبہ و جاہ
مگر آسان نہین یان شاہی کرنا　　رہے گا ہر زمان رومہ کا کھٹکا
نہ ایران سے رہیگا امن مین تو　　ہے خطرہ واسطے تیرے ہر اک سو
تو ان دو مین سے اک کو اپنا کرلے　　رہے تجھکو نہین خطرہ کسی سے
ہے بہتر کرے ایران کو تو اپنا　　ہے تیرے واسطے میرا یہ شوریٰ
ہے تیرے ملک سے ایران نزدیک　　ہے مطلب کیلئے تیرے یہی ٹھیک
کہ ایرانی تھے یان تک حملہ آور　　ظفر اُن کو ہوئی آخر سراسر
اُنھون نے قیدِ شاہون کو کیا ہے　　لڑا جو اُن سے وہ پسپا ہوا ہے
مین اُن کو تیرے قابو مین کرونگا　　ہر اک تدبیر سے مین کام لونگا
مین مفتوح اُن کو کردون گر تو چاہے　　اُنھین پھر کام مین اپنے تو لائے
اُنھین یا مین بنادون دوست تیرا　　مدد کرنا تیری مقصد ہے میرا
مدد سے اُنکی تو حاصل کرے راج　　صداقت کو کرے اپنا تو سرتاج
کرے تو تختِ داؤدی پہ شاہی　　عدو کی ہو ترے بے حد تباہی
مین دس فرقے جو مشرق مین پریشان　　جو ہین واقع مین نسلِ اہلِ ایمان
غلامی مین ہین ایران کی سراسر　　ہے ساری قومون سے حال انکا بدتر
دلانا اُن کو کنعان بارِ دیگر　　بڑھانا اُنکا ایمان بارِ دیگر
سراسر کرنا کنعان پر تو شاہی　　تو اور ملکون پہ بھی ظلِّ الٰہی
نہ رومہ اور قیصر سے تو ڈرنا　　بہ صد شان پھر حکومت سب پہ کرنا
نہ ان باتون کا منجی پر اثر تھا　　وہ دانائی سے اب اس طرح بولا
دکھائی دہر کی شان تو نے مجھکو　　مؤثر تاکہ دل اس سے مرا ہو
دکھایا جنگ کا اسباب و افواج　　بزرگی کی تو سمجھا اُن کو معراج
مگر اُن سے بزرگی ہے نہ حاصل　　نہین اُن سے ہوا کچھ بھی ہے کامل

سیاست اور نظامِ سلطنت کا
بیان تو نے کیا حد سے زیادہ

رموزِ سلطنت تو نے سمجھائے
نہیں اچھے نظر میں میری آئے

بتایا اتحاد و عہد و پیمان
بزرگی کے لیے میری ہیں سامان

لکھا سکتی ہیں دنیا کو یہ باتیں
یہ ظاہر دنیوی عظمت ہیں ان میں

مگر مجھ کو لکھا سکتی نہیں ہیں
وہ ناقص ہر طرح سے بالیقیں ہیں

تو ایمان سے ہٹانا چاہتا ہے
غرض نیچا دکھانا چاہتا ہے

کہ پیشینگوئیوں پر ہو نہ ایمان
کر دن تکمیل کا ہیں اُن کی سامان

کریں کوشش مری ہونگی نہ پوری
نہیں لازم مجھے ہرگز صبوری

اگر میرا نہیں ہے وقت آیا
یہ ہی خالق نے ہے مجھ کو بتایا

کرونگا وقت پر اپنا ہر اک کام
کہ خوبی سے ہو سب باتوں کا انجام

نہیں میں جنگ سے کچھ کام لونگا
نہ دل دنیا کی باتوں پر میں دونگا

لڑائی ضعفِ انسان کی علامت
بہت اُس میں حماقت اور شرارت

نہ تدبیروں پہ تیری میں چلونگا
مناسب ہوگا جو میں وہ کرونگا

بچانے کو تو دس فرقوں کے کہتا
یہ ظاہر اب یہ ہی مقصد ہے تیرا

کہ ساری قوم کا میں بادشہ ہوں
خلاصی اُن کو اعدا سے میں بخشوں

ہے انکے واسطے کیوں تجھ کو غیرت
ترے دل میں ہے کیوں اُنکی محبت؟

تو ہی انکی ہلاکت کا تھا باعث
ہلاکت اور حماقت کا تھا باعث

کہ تھا اُدو کے دل میں یہ ڈالا
تکبر سے بھرا دل تو نے اُس کا

کریے وہ قوم کی مردم شماری
ہوئی اُس کی نہایت جس سے خواری

ہزاروں تین دن میں مر گئے ہائے
یہ خیر اندیشی تب تیری تھی اے وائے

گنہ میں اُن کو تو نے تھا پھنسایا
اُنھیں ہر طرح سے نیچا دکھایا

فِ ایمل اور نجو آرا آخر ہوگئے وہ
نہیں عہدِ حسد اہر گز ہے وہ

ہوئے اعمال بد اُن کے سراسر
ہوئے کنعانیوں سے بھی وہ بدتر

ملک اور بعل کے گرویدہ ہوکر
پھرے راہِ خدا سے وہ سراسر
بتون کے ماننے والے ہوئے وہ
نہ قائم دین پر ہرگز رہے ہے وہ
اسیری مین ہوئے ہرگز نہ تایب
رہی بے دینی دل پر انکے غالب
نہین ہے اُنمین اور قومون مین کچھ فرق
یہی ہے حال انکا غرب تا شرق
گنہ مین آپ کو اُن سب نے کھویا
عفونت کے سمندر مین ڈبویا
نہ جب تک پاک ہون کیونکر بچین گے
ہلاکت کی وہ حالت مین رہین گے
اگر مین اُنکو کنعان پھر دلاؤن
مین انکے ملک مین پھر انکو لاؤن
دوبارہ پھر گنہ آکر کرین گے
یہان اپنے گناہون مین مرین گے
کرین توبہ یہی ہے پہلے بہتر
کہ حال اُن کا بنے اچھا سراسر
نہین یہ قوم سب پاکیزگی کے
بلا اپنے خدا کی بندگی کے
حقیقی سرفرازی پاسکی ہے
پسندیدہ خدا کو آسکی ہے
جو ایمان لائینگے بچ جائینگے وہ
اور اپنے ملک مین پھر آئینگے وہ
فرات اُن کیلئے تب خشک ہوگا
کہ جیسے خشک قلزم بھی ہوا تھا
وہ میرے ساتھیان شاہی کرینگے
خدا کی بندگی مین وہ رہین گے
خدا ہی جانتا ہے جب یہ ہوگا
وہ جب رحمت کرے گا تب یہ ہوگا
ہوا یہ سُن کے شرمندہ عزازیل
نہ آئی کام مین کچھ قال اور قیل
قریب اُس کا ہوا اُس پر نمایان
کہے کیا بے طرح تھا وہ پشیمان
کرے گا جھوٹھ سے جو سچ پہ حملہ
پشیمان ہوگا وہ حد سے زیادہ
کہ غالب صدق ہی آخر کو ہوگا
ہمیشہ جھوٹھ مین پاؤگے دھوکا

مکا یرہ یسہ ۲۴ ھ

فردوس بازیافتہ

جلد چہارم

آزمایش دوم وسوم

زمانہ آزمایش کا ہے آخر
خدا مین اے صدا اب تو ہو فاخر

کہ شیطان نے اگرچہ آزمایا
مگر قابو نہین کچھ تجھ پہ پایا

بھروسہ تیرا تھا ابنِ خدا پر
بنا تو فیض سے اس کے مظفر

دلا سکتا ظفر شیطان پہ وہ ہی
قیام اس سے اُسی سے ہے نکوئی

کہ غالب وہ ہی شیطان پر ہوا تھا
نہ قابو اُس پہ شیطان کا چلا تھا

ہوا شرمندہ اُس کو آزما کر
ہنر وہ کام مین سب اپنے لا کر

جواب اُس کی نہ باتونکا بنا کچھ
نہ پوشیدہ فریب اس کا رہا کچھ

امیدِ کامیابی تھی نہین کچھ
نہ کام آئی فصاحت بالیقین کچھ

وہ لسانی و کل شیرین کلامی
فسون مین جس کے حوا جلد آئی

مسیحا پر مؤثر کچھ نہین تھین
ذلالت کا سبب وہ بالیقین تھین

مسیحا تھا مسیحا حوا حوا
مقابل مہر کے کیا چیز ذرہ

تھا شیطان چیز کیا ہوتا مقابل
مگر مغرور تھا اور سخت جاہل

کہ اُسنے اُس کی قوت کو نہ جانا
اور اپنی بے بسی کو بھی نہ مانا

ہو عیاری مین جیسے کوئی ماہر
نہ عیار ایسا کوئی ہو یہ ظاہر

نہ عیاری سے کچھ حاصل اُسے ہو
شکستِ فاش آخر مین ہو اُسکو

کرے کوشش وہ تا قائم رکھے نام
کہ پہلے سے زیادہ اُسکا ہو نام

اُسے وہ آزمائے جس سے ہارا
اگرچہ ہار کھائے اُس سے صدبارا

کہین پر جس طرح کولھو ہو رس کا | جہان پر ہو مٹھائی کا ذخیرہ
ہجوم اُس پر مگس کا بے طرح ہو | ہٹائے ہر طرح سے کوئی اُن کو
فراہم ہوکے سب آئین بہ کثرت | نہین اُنسے کبھی حاصل ہو مہلت
کرارون پر پڑین جیسے تھپیڑے | نہ پہونچے کوئی نقصان انکو اُنسے
ٹکر کرتی رہین امواج حملہ | کہ تا برباد ہوجائے کرارا
نہ اُنکے زور سے کچھ بھی ہو حاصل | ہون ساری کوششین بے کار و زائل
تھی واقع مین یہی حالت لعین کی | نہ پروا شرم و ذلت کی اسے تھی
ہزیمت پر ہزیمت اُس نے کھائی | مفر دیکھا نہ جز اُس نے خموشی
نہی وہ ہار کرکے بیٹھ جاتا | یقین کامیابی گو نہین تھا
دگر صورت ہے کرتا آزمایش | لعین کی بالیقین تھی یہی خواہش
کسی صورت گنہ اسی سے کرائے | اُسے تزویر مین وہ اپنی لائے
بسمت مغرب کوہ فلک شان | اُسے اب لے گیا ملعون شیطان
اُسے تا مغربی دنیا دکھائے | یہ خوبی سیر دان کی وہ کرائے
دکھاتا ایک میدان ہے جو لبنا | ہر اک جانب بہت کم ہے وہ چوڑا
سہ جانب وہ سمندر سے گھرا ہے | فقط اک سمت خشکی سے ملا ہے
اُسی جانب پہاڑ اک ہے نمودار | حقیقت مین ہے وادی جس کا گلزار
اُسی سے رکتی ہے باد شمالی | ہے اس سے ملک کی ازحد بحالی
ہے اس کے وسط مین دریا ذخار | وہ آب صاف سے ہر جا ہے سرشار
ہے ہر دو جانب اُسکے شہر ایسا | نہین عالم مین کوئی شہر ویسا
پہاڑی سات ہین جن پر ہے آباد | نہایت مالدار و خورم و شاد
انھین پر ہین محل اور ہین منار | بروج مرتفع اور خوب و نادر
تماشہ گاہ ہین حمام و انہار | نہایت دور تک آباد بازار
ہین استادہ بت اشخاص نامی | جو تھے اس دہر مین ازحد گرامی

ملعون شیطان کا خداوند یسوع مسیح کو سلطنت روم و کل جہان دینے کا وعدہ اور اس سے درخواست کہ اسکے عوض وہ اسے سجدہ کرے لوقا ۴ الیستی تا ۱۳ تک

شہر روم

نشانات ظفر سے شہر معمور جو ہین حد درجہ اس دنیا مین مشہور
نشانِ فتح در دانے ہین اکثر مصفا اور مجلے مثلِ گوہر
ہر اک جا ہین وہان پر باغ و گلزار نمایان جا بجا عظمت کے آثار
دکھا کر اُن کو وہ ملعون بولا اُبھی جو تونے یہ ہے شہر دیکھا
یہ سمجھا ہے روم کا مشہور بلدہ جو اپنی شان و عظمت مین ہے یکتا
یہ دنیا کی غنیمت سے بھرا ہے اور اُس پر یہ حکومت کر رہا ہے
پہاڑی ہر کپی ٹول اس کا قایم رہیگا دھر مین نام اُس کا دایم
حصار روم یہ ہے در حقیقت ہے تسخیر اس کی نا ممکن نہایت
پلیٹائن پہ ہے قصر شہنشاہ ہے اُس سے ظاہر اسکی عظمت و جاہ
نہایت پر فضا اور ہے مرفع عمارات زمانہ کا مرقع
ہے ظاہر اُس مین ہر فنِ عمارت اسی سے اُسکی دنیا مین ہے شہرت
سنہرے اُسکے گنبد اور مینار ضیا مین خور کی کیسے وہ شاندار
محلات اور بھی عمدہ عمارات کشادہ جن مین ہین صحن اور باغات
عظیم الشان ہین اور عظمت نشان ہین مکلف ہر طرح مثلِ جنان ہین
تو اندر اور باہر دیکھ سکتا ہے اندر کا نظارہ حیرت افزا
ستون اور سقف کیسے خوشنما ہین ہنر مندی سے وہ حیرت فزا ہین
ہین نقاشی کے کام اُنمین سراسر طلا ہے ہاتھی دانت اور سنگِ مرمر
تو دیکھ اس شہر کے دروازہ کو اب کشادہ اور عالی شان ہین وہ سب
ہے کیسی بھیڑ اُنسے آتی جاتی ہے دروازہ مین مشکل سے سماتی
ہین صوبون کے گورنر آتے جاتے وہ بیحد شان اپنی ہین دکھاتے
مزین ہین لباسِ فاخرہ سے قبا سے اور دستار و عبا سے
مرصع اور منقش سراسر جڑے ہین جنمین بیحد لعل و گوہر
جدا اُنکے علم ہین اور نشان ہین سوار اُنکے بہ کثرت بے گمان ہین

روم [illegible]

روم کی سات پہاڑیاں

سفیرِ افریقی و ملکِ ایران — سفیرِ ہند و چین و روس و توران
سفیرِ جرمنی و ملکِ برٹن — ہین دستار و کلہ سے جو مزین
ہر اک جانب سے وان ہین آتے جاتے — اور اپنے ملک کی شان ہین دکھاتے
غرض ہے یان یہ ہر جا رفعت و شان — جہان دیکھو امارت کا ہے سامان
دکھایا مشرق و مغرب سراسر — یہ ہی ہے سلطنت مغرب مین برتر
وسیع اور ہے قوی اور ہے یہ زردار — کہ خشکی اور تری پر ہے یہ مختار
ہنرمندی ہین اور شایستگی ہین — حکومت کے عمل کی عمدگی ہین
ہے مشہورِ زمانہ یہ ہی شاہی — ہین باقی سلطنت چھوٹی جہانکی
ہے بہتر ہر طرح ایران سے یہ ہی — مطیع اسکے بہت قومین جہان کی
جہان کی سلطنت اور عظمت و جاہ — دکھائی تجھ کو تا ان کا بنے شاہ
حقیقت مین یہ موقع بھی ہے اچھا — یہ مشکل آئے گا پھر وقت ایسا
ہے قیصر روم کا اسوقت عیاش — نہایت بدخصائل اور اوباش
ہے بے اولاد بھی اور ہے وہ بوڑھا — وہ کیپرے کے جزیرہ مین ہے رہتا
کہ تا وان پر کرے عیاشی ہر دم — ہے شہوت پرستی مین وہ بہیم
سپردِ یار کی ہے اُس نے شاہی — ہے اُس سے دہر مین بیحد تباہی
ہر اک کو اپنے قیصر سے ہے نفرت — کسی سے ہے نہین اُسکو بھی الفت
تو اپنی خوبیان دکھلا جہان مین — ہون تیرے معترف رومی عیان مین
اُتار اُسکو تو اُس کے تخت سے اب — تری ہو جائے رومی سلطنت سب
غلامی سے ہون اُسکی رومی آزاد — رہین اس دہر مین وہ خرم و شاد
غرض اب حوصلہ مندی سے لے کام — کہ تیرا دہر مین ہو نیک انجام
نہ پشیمانیون سے ہوگا کچھ کام — توکل سے نہ ہوگا کام انجام
ترا ہوگا نہ ہرگز تختِ داؤد — بلا کوشش تری ہوگی نہ بہبود
ترا مین ساتھ دینے کو ہون تیار — مہیا مین کرون گا جو ہو درکار

ٹائی بیرٹس — یہ بیان توا[ریخ] کے موافق

بجینس

کہ ہو روم میں تیری بادشاہی ہو پھر دنیا میں تیری حکمرانی
خدا سے مجھکو یان سب کچھ ملا ہے جو کچھ تو دیکھتا یان وہ مرا ہے
سراسر ہو نہین ہی دنیا پہ مختار مدد لینے سے میری کر نہ انکار
جسے چاہو نہین دم مین سلطنت دون مین اس سارے جہانکی مملکت دون
مین تجھ سے اور نہین کچھ چاہتا ہون نہین واجب تجھے تکلیف اور دون
فقط یہ سجدہ مجھ کو تو کرے اب تجھے مین سلطنت دنیا کی دون سب
مری بخشش کا تھوڑا ہے یہ بدلا مناسب ہے نہین انکار کرنا"
دیا پاسخ اُسے ابن خدا نے تجلی اور نورِ کبریا نے
"دکھائی تو نے جو یہ شان و شوکت نہین اس مین ذرا ہے سچی عظمت
نہین دل پر مرے اسکا اثر ہے نہین محبوب شاہی اور نہ زر ہے
پسندیدہ نہ عیش اُسکا نہ آرام مجھے کیا نعمتون سے اُسکی ہے کام
امیرون اور سفیرونکی خوشامد غلو اور جھوٹ سے مملو ہے بیحد
نہین جو یان ہے کوئی عاقل اُسکا فقط نا فہم کو ہے اُس کا چسکا
کرون قیصر کو کیونہین تخت سے دور ہے اول مجھ کو دنیا مین یہ منظور
کرون دور اُسکو جو ہے شر کا بانی ہے اُسمین جس سے اُنکی پیدا خرابی
کرون آزاد کیون مین رومیونکو کہ ہین وہ سخت بے رحم اور بدخو
جو پہلی خوبیان تھین اُنکو کھو کر وہ ہوتے جاتے ہین ہر روز بدتر
وہ عادل پہلے تھے اور سادہ دل تھے نہین تھے کام عیاشی کے اُنکے
خرابی سلطنت مین اُنکی آئی نہین اُنسے رعایا کی بھلائی
وہ اب تو لوٹتے صوبونکو از حد نہایت اُنکو ہے اس امر مین کد
وہ اول فتح کی خواہش مین پھنسکر بنے مغرور اور از حد ستمگر
وہ انسان اور حیوان کو لڑا کر ہوئے خونریزی کے عادی سراسر
بنے پاکر وہ دولت سخت عیاش زناکار اور بدکار اور اوباش

نہ اُن مین وہ رہی مردانگی بھی ۱
نہین دانائی اُن کو کرنا آزاد
یہ الحق بندۂ حرص وہوا مین
گنہ سے خلق کو مین کرکے آزاد
کرونگا تخت داؤدی پہ شاہی
شجر ہو سایہ افگن جس طرح سے
مری شاہی کا یہ ہی حال ہوگا
وہ پتھر[1] کی طرح مضبوط ہوگی
کریگی وہ ہر اک شاہی کو برباد
نہین شاہی کا یسری ہوگا آخر
یہ ہوگا کس طرح مین کیون بتاؤن ۱
سماعت کے نہ لائق تیری باتین
ترا ہے وقت مجھ کو آزمائے
مجھے برداشت کرنا چار و ناچار
چلا جا یان سے اے شیطان ملعون
لکھا ہے کہ فقط سجدہ[2] خدا کو ۱
تو خدمت اسکی کر اور بندگی کر
تو کیون ابن خدا کو یہ سمجھاتا
کہ اے ملعون کرے سجدہ وہ تجھ کو
گنہ[3] جو اسے تو نے تھا کرایا
بڑا تھا کام اُس سے یہ بُرا کام
خدا کی ہے فقط عالم پہ شاہی
تری ہونے دی شاہی حق نے یان پر

نہین رومی رہے وہ پہلے رومی
کہ بیحد اپنی بدکاری مین ہین شاد
غلام سخت گیری و جفا مین
کرونگا سلطنت تب با دل شاد
گنہ کی ہوگی تب بے حد تباہی
وہ دنیا مین بڑھے ہر جا پہ پھیلے
بڑا سب سے میرا اجلال ہوگا
[1] دانیل ۲-۴۴ — نہ ویسی ہوگی مضبوطی کسی کی
کرے گی ظلم سے خلقت کو آزاد
اگرچہ ہوگا اس دنیا کا آخر
تجھے کیون راز حق سے مین خبر دون
کہ بیدینی بھی ہے اور کفر انہین
کہے مجھ سے ترے جی مین جو آئے
اگرچہ تیری باتین دل پہ ہین بار
نہین چل سکتا تیرا مجھ پہ افسون
[2] خروج ۲۰-۳ سے ۵ استثنا ۶-۱۳ ،، ۱۰-۲۰ — تو افضل جان سب سے کبریا کو
وہی خالق ترا ہے اور داور
(تو باغ سبز اُس کو ہے دکھاتا)
وہ مالک ہوکے اب بندہ ترا ہو
[3] پیدایش ۳ باب — اور اُس کو جھوٹ سے تھا آزمایا
ترا ہوگا نہایت زشت انجام
یہ دنیا جب گنہ کے بس مین آئی
اسی باعث تو مالک ہے جہان پر

مری دنیا ہے یہ تجھ سے مین یون کیون — تو نالایق تجھے تعظیم دون کیون
تو ہے بیدین بھی اور کافر نہایت — کہ از حد تجھ مین ہے کفرانِ نعمت
کرا ! چاہتا سجدہ تو اُس سے — دیا ہے اختیار یہ خلق جس نے
کرونگا دور یان سے تیری شاہی — تجھی ہوگا یہان فضلِ الٰہی
فقط دنیا کا مین سردار ہونگا — سراسر تجھ کو مین غارت کرونگا"
ہوا سُنکر یہ شیدا ان سخت ناراض — مگر شرمندہ تھا وہ پیشِ مرتاض
لگا اس طرح سے باتین بنانے — اور اپنے دل کے مقصد کو چھپانے
"نہ ناخوش اتنا ہو اے ابنِ خدا تو — نہین مین جانتا ہون یہ، کہ کیا تو
کہ انسان اور ملک ابنِ خدا ہین — وہ بھی مقبولِ پیشِ کبریا ہین
پرستش میری وہ کرتے ہین اکثر — مجھے وہ جانتے ہین سب سے برتر
یہان ہر قوم کا مین بھی خدا ہون — بجائے کبریا یان کبریا ہون
مجھے یہ دیکھنا تھا آزما کر — کہ تو کس طور سے ہے اُنسے برتر
اسی باعث کہا سجدہ مجھے کر — بڑا اُن سے تجھے پایا سراسر
ہوا اس امتحان سے کچھ نہ نقصان — تری عزت بڑھی اس سے تری شان
ہوا اس سے نہ میرا فائدہ کچھ — مرا علم اب تری نسبت بڑھا کچھ
نہین خواہش تجھے ہے سلطنت کی — کہ یہ ہے چندروزہ اور فانی
کرونگا تذکرہ اسکا نہین اب — ہین اور باتین کرونگا بالیقین اب
تو اس کو لے نہ لے تیرا یہ ہے کام — ہے تیرے ہاتھ مین سب تیرا انجام
طبیعت کا تری رجحان ہے اور — کہ تو اس دہر مین انسان ہے اور
ہے از حد عادیِ غور و تامّل — گیان اور دھیان پر مائل ہے بالکل
لڑکپن مین بھی تیرا تھا یہی حال — تھا تیری عمر کا تب بارھوان سال
جدا ہو کر تو اک دن ماں سے اپنی — (جو تیرے مثل از حد پارسا تھی)
گیا ہیکل مین اُستادانِ دین پاس — نہین تجھ کو ہوا کچھ ڈر کا احساس

سوالات اور مسائل تونے پوچھے
نہ اُنسے سیکھا پر اُن کو سکھایا
وہ بروا جس کے ہوتے چیکنے پات
تو حکمت مین ہو مشہورِ زمانہ ✣
١٦٠ ترا ہو علم جیسی تیری شاہی
نہین توریت ہے کل علم کی کان
صحائف انبیا کے اور مزامیر
مگر سب علم اُن مین بھی نہین ہے
نہین ہین علم سے بے بہرہ اقوام
١٦١ ہین اُنکے علم سے روشن خیالات
ہر اک ملت سے تیرا کام ہوگا
بہ آسانی اُنھین ترغیب دے گا
نہین اقوام کا تو علم جانے
تو اوہام اُنکے اُن کی بت پرستی
١٦ تو ٹھہرائے گا باطل کس طرح سے
غلط کا جانچنا اچھا ہے ہر حال
تجھے اس جا سے لیجانے سے پہلے
کر دیکھے سوئے مغرب یا نسے نزدیک
تو دیکھ اک شہر بحرِ ایجین پہ
١٦ زمین اچھی ہے اور اُسکی ہوا بھی
ہے اتھنی شہر یہ مشہورِ عالم
دماغ اور چشم یونان کا یہ ہی ہے
فصاحت اور بلاغت اور ہنر سب

ہوئے حیران رقی سارے جس سے
نہ کم اپنے کو موسیٰ سے دکھایا
وہ اچھا ہوگا ہے مشہور یہ بات
(ہونہار بروا کے ہوت چیکنے پات)
تو حاصل علم کا کر اب خزانہ
جو ہو گی ماہ سے لے تا بہ ماہی
اگر سوچے کوئی یہ سخت نادان
اگرچہ دل کی پاکی کو ہین اکسیر
کمی علم اُن مین بالیقین ہے
نہین حکمت مین اور دانش مین وہ خام
ہین حاصل پیر کو اُن سے افادات
جو علم اُسکا تو رکھے نام ہوگا
انھین کے علم سے گر کام لے گا
کریگا بات کس صورت تو اُنسے
گیان اور فلسفہ اور اُنکی بھگتی
کریگا اُن کو قائل کس طرح سے
کہ کرتی جانچ اُسکو سخت پامال
یہ ہی ہے آخری درخواست تجھ سے
یہ ہی ہے اب تو تیرے واسطے ٹھیک
وہ خوبی مین ہے اور شہرون سے برتر
(اتھینس دار السلطنت یونان)
عمارت پختہ ہین اور خوشنما بھی
ہر اک ہے شہر اس سے علم مین کم
جو سچ پوچھو یہ یونان کا سبھی ہے
رموزِ فلسفہ علم و ہنر سب
(فلسفہ و علم یونان)

اسی دار الامارت کی ہین ایجاد
ہے اہل علم سے یہ شہر آباد

یہان کے کنجون مین باغات مین بھی
ہر اک جا دن مین بھی اور رات مین بھی

تلاشِ علم مین ہین لوگ مشغول
نئی باتون کا سننا کہنا معمول

اکاڈیمی یہ اپنی تو نظر کر
فلاطون یان رہا کرتا تھا اکثر

ہے دلکش اس جگہ بلبل کی آواز
نہین بہتر ہے اس سے کوئی بھی ساز

ہمٹس کی پہاڑی کیسی گلزار
بہت علمی مشاغل کو ہے درکار

ایلسس ندی یان پر بہی ہے
زبانِ حال سے یہ کہہ رہی ہے

یہ بلدہ علم کا دریا ہے لوگو
اسی سے علم جتنا چاہو لے لو

حکیمون کے مدارس یان ہین بسیار
یہان پر علم کا ہے گرم بازار

ارسطو جو تھا استادِ سکندر
ہر اک سے جو کہ دانش مین تھا برتر

یہان یہ مدرسہ اسکا ہے موجود
سکھانا اس سے دانش کا ہے مقصود

وہان وہ مدرسہ زینو کا قائم
رہیگا علم مین نام اس کا دائم

ادب کا بھی ذخیرہ ہے یہان پر
نہین شاعر کہین ہین یان سے بہتر

ہین شیرین اور دلکش یان کے نغمے
ہین راحت بخش وہ رنج فروان کے

ہین گانے کے نہایت ساز ہمساز
سدا سے ہین ورحقیقت دست و آواز

ہے غزلونمین بہت نازک خیالی
مضامینِ ادق مشکل پسندی

یہان کی مثنوی اور یان کے ناٹک
بہت دلچسپ و نادر ہین بلاشک

ہے اول شاعرونمین یان کے ہومر
وہ جدت اور ذکاوت مین ہے برتر

ٹریجیڈی کے لکھنے والے اچھے
ہین دلخوش کن کلام نغز دان کے (غم آمیز)

مزہ ان سے ہر اک کو ہوتا حاصل
بناتے وہ نکوکاری مین کامل

کہ ان مین ہے نصایح کا ذخیرہ
وہی نیکی مین بڑھنے کا ہے زینہ

بیان اتفاق و قسمت ان مین
ہماری زیست کی کل حالت ان مین

بیانِ کار اعلی اور جذبات
بیان نیکی اور ہر قسم حسنات

ہین اُنہین وہ حقیقت پائے جاتے — وہ اچھی باتین ہر اک کو سکھاتے
توجہ کر فصیحون کی طرف اب — کہ اُنسے تیرا بر آ سکتا مطلب
ہوئے اپنی فصاحت سے جو غالب — ہوئے حاصل اُنھین کے سب مطالب
قلب کا اور انھون نے سب کو — مخالف کر دیا آزادی وان ہو
خلاف ظلم شور و غل مچایا — اُنھون نے ظالمون سے تھا چھڑایا
توجہ کر ذرا تو فلسفہ پر — اُسی مین ہین بھرے حکمت کے گوہر
یہان سقراط و بقراط و فلاطون — تھے حکمت سے منور بے چرا و چون
تھا سقراط اُنہین دانائے زمانہ — ہے جس کے فیض کا ہر جا ترانہ
مدارس فیض سے اُسکے تھے سیراب — اُسی کے فیض سے ہر جا پہ تھی آب
اکیڈیمک - اسٹوئک اپی کورس — ہین اپنی فلسفہ دانی مین مشہور
مدارس خاص ہین یہ فلسفہ کے — تو گھر پر یا یہان پر سیکھ اُن سے
لیاقت سلطنت کی تجھ کو یہ دین — شہنشہ تجھ کو باطن مین بنا دین
بخوبی خلق پر شاہی کرے تو — فراغت سے مسیحائی کرے تو“
مسیحا نے دیا پاسخ یہ ادراک — حقیقت مین خیالات اسکے تھے پاک
ہین وہ اناول یہ ظاہر اہل یونان — سمجھدار اُنسے پر ہین اہل عرفان
ہین الہامی کتب حکمت سے معمور — ہر اک دل کی جہالت کرتی ہین دور
پھر اور پوچ بالکل فلسفہ ہے — تو اہم کے سوا اُس سب مین کیا ہے
خدا کے نزد ہے وہ بیوقوفی — نہ خیر اُس سے نہ اُس سے ہے نکوئی
کلام اللہ ہے مہر صداقت — ہے اُن کا فلسفہ معمور ظلمت
خیال اور خواب ہے اور کچھ نہین ہے — نہین بنیاد اور کچھ بالیقین ہے
جو اُنہین سچی دانائی تھا رکھتا — حکیمون مین تھا پہلا جس کا رتبہ
یہ کہتا تھا کہ آخر مین نے جانا — جو جانا مین نے تھا وہ کچھ نہین تھا
مسائل اورون کے مہمل سراسر — فضول اور واہی باتین جنہین اکثر

اسی دارالامارت کی ہین ایجاد
یہان کے کنجون مین باغات مین بھی
تلاشِ علم مین ہین لوگ مشغول
اکاڈیمی یہ اپنی تو نظر کر÷
ہے دلکش اس جگہ بلبل کی آواز
ہمٹیس کی پہاڑی کیسی گلزار
الیسس ندی یان پر بہ رہی ہے
یہ بلدہ علم کا دریا ہے لوگو
حکیمون کے مدارس یان ہین بسیار
ارسطو جو تھا اُستادِ سکندر
یہان یہ مدرسہ اُسکا ہے موجود
وہان وہ مدرسہ زینو کا قائم
ادب کا بھی ذخیرہ ہے یہان پر
ہین شیرین اور دلکش یان کے نغمے
ہین گانے کے نہایت ساز ہمساز
ہے غزلو نمین بہت نازک خیالی
یہان کی مثنوی اور یان کے ناٹک
ہے اول شاعرونمین یان کے ہومر
ٹریجیڈی کے لکھنے والے اچھے
مزہ اُن سے ہر اک کو ہوتا حاصل
کہ اُن مین ہے نصایح کا ذخیرہ
بیان اتفاق و قسمت اُن مین
بیانِ کارِ اعلیٰ اور جذبات

ہین اُنہین وہ حقیقت پائے جاتے　　وہ اچھی باتین ہر اک کو سکھاتے
توجہ کر فصیحون کی طرف اب　　کہ اُنسے تیرا بر آسکتا مطلب
ہوئے اپنی فصاحت سے جو غالب　　ہوئے حاصل اُنھین کے سب مطالب
فلپ کا اور اتصورس کا سب کو　　مخالف کردیا آزادی وان ہو
خلافِ ظلم شور و غل مچایا　　اُنھون نے ظالمون سے تھا چھڑایا
توجہ کر ذرا تو فلسفہ پر　　اُسی مین ہین بھرے حکمت کے گوہر
یہان سقراط و بقراط و فلاطون　　تجھے حکمت سے منور بےچرا و چون
تھا سقراط اُنہین دانائے زمانہ　　ہے جس کے فیض کا ہر جا ترانہ
مدارس فیض سے اُسکے تھے سیراب　　اُسی کے فیض سے ہر جا پہ تھی آب
پریپٹیٹک ۔ اسٹوقی اپی کور　　ہین اپنی فلسفہ دانی مین مشہور
مدارس خاص ہین یہ فلسفہ کے　　تو گھر پر یا یہان پر سیکھ اُن سے
لیاقت سلطنت کی تجھ کو یہ دین　　شہنشہ تجھ کو باطن مین بنادین
بخوبی خلق پر شاہی کرے تو　　فراغت سے مسیحائی کرے تو"
مسیحا نے دیا پاسخ بہ ادراک　　حقیقت مین خیالات اسکے تھے پاک
ہین وہ انادل بہ ظاہر اہلِ یونان　　سمجھدار اُنسے پر ہین اہلِ عرفان
ہین الہامی کتب حکمت سے معمور　　ہر اک دل کی جہالت کرتی ہین دور
بجز اور پوچ بالکل فلسفہ ہے　　تواہم کے سوا اُس سب مین کیا ہے
خدا کے نزد ہے وہ بیوقوفی　　نہ خیر اُس سے نہ اُس سے ہے نکوئی
کلام اللہ ہے مہرِ صداقت　　ہے اُن کا فلسفہ معمورِ ظلمت
خیال اور خواب ہے اور کچھ نہین ہے　　نہین بنیاد اور کچھ بالیقین ہے
جو اُنمین سچی دانائی تھا رکھتا　　حکیمون مین تھا پہلا جس کا رتبہ
یہ کہتا تھا کہ آخر مین نے جانا　　جو جانا مین نے تھا وہ کچھ نہین تھا
مسائل اور ون کے جہل سراسر　　فضول اور واہی باتین جنہین اکثر

۲۲۵ کوئی دنیا کو مایا ہین بتاتے ۔ ہر اک کو بے حقیقت ہین دکھاتے
کسی کے نزد دنیا ہے سبھی کچھ ۔ یہان کا کھانا پینا ہے سبھی کچھ
درازی عمر کی اور عیش و آرام ۔ یہی ہے زیست کا کل اسکی انجام
ہین استوتی نہایت ورجہ ناوان ۔ سمجھتے ہین خوشی و رنج یکسان
برابر حق کے اپنے کو بتاتے ۔ جہالت اس طرح اپنی دکھاتے
۲۳۰ خدا سے اور انسان سے نہ ڈرتے ۔ ہر اک شے کی حقارت وہ ہین کرتے
زر و عشرت تکالیف اور اموات ۔ ہین انکے سامنے ناچیز سی بات
اگر یہ فخر ہے اور کچھ نہین ہے ۔ یہ جھوٹی لاف اُنکی بالیقین ہے
فقط وہ جھتی ہین کچھ نہین ہین ۔ گرفتار ضلالت بالیقین ہین
نہ اپنے سے نہ حق سے وہ ہین واقف ۔ نہ معلوم اُن کو خلقت کے کوائف
۲۳۵ ہوئی کس طرح سے دنیا کی خلقت ۔ گنہ کی دہر مین کیا ہے حقیقت
گنہ مین کس طرح انسان گرا ہے ۔ وہ کیسے فضل حق سے بچ گیا ہے
بہت وہ روح کا کرتے بیان ہین ۔ خیالات انکے باطل بے گمان ہین
تلاش اپنے مین نیکی کو وہ کرتے ۔ بڑائی کا وہ اپنی دم ہین بھرتے
جلال اپنی طرف کرتے وہ منسوب ۔ سمجھتے اسکو حد درجہ وہ ہین خوب
۲۴۰ خدا کو وہ بزرگی کچھ نہ دیتے ۔ نہین فہم و خرد سے کام لیتے
سراسر حق کو وہ الزام دیتے ۔ حماقت سے وہ بالکل کام لیتے
مقدر کا اُسے بانی بتاتے ۔ خدا کی ذات کو ایسا دکھاتے
نہین دنیا سے اُسکو کچھ سروکار ۔ کوئی بدکار ہو یا ہو نکوکار
نہین حکمت کوئی ہے اُنسے پاتا ۔ اور اپنے کو بطالت مین پھنساتا
۲۴۵ ہے واعظ کا نہایت قول سچا ۔ بہت پڑھنا ہے انسان کو تھکاتا
کسی مین علم ہو پر بے عمل ہو ۔ نہ ہوگا فائدہ کچھ اس سے اُس کو
گدھے کے مثل اُس کا حال ہوگا ۔ کتابون کا لدا ہو جس پہ بورا

قول سعدیؒ
نہ محقق بود
چارپائے برو

بڑھیگی اُس سے اُس مین کچھ نہ فہمید   نہ ہوگی فیض کی کچھ اس سے اُمید
حقیقت مین وہ عالم ہوگا ایسا   سمندر کے کنارے کوئی لڑکا
فراہم پتھرون کے کرتا ٹکڑے   نہین حاصل ذرا ہوا اسکو جن سے
ہماری شاعری حق کی ہے مدحت   ہے جس سے ہر طرح خالق کی عظمت   الہامی کتاب توریت زبور
مصیبت مین تسلّی وہ ہی لاتی   وہی راہِ خدا ہم کو دکھاتی
ہے ایمان کا سراسر اُس سے اظہار   خدا کی رحمتون کا اُس مین اقرار
اُسی مین مغفرت کی باتین موجود   اُسے پڑھنے سے انسان کی ہے بہبود
وہ گنجینہ ہے عرفان کا سراسر   اُسی سے تیرہ دل ہوتے منوّر
اُسے غمگین بھی پڑھ کے ہوتا مسرور   وہی ہر دل کے غم کو کرتی ہے دور
اسیرون کا اسیری مین وظیفہ   رہائی پانے کا اُس مین طریقہ
ہے مزمور ونکا گانا کیسا شیرین   جسے سنکر کے ہر دل کو ہے تسکین
اسوری قوم کے سردارونکو بھی   ہوئی سُننے کی خواہش انتہا کی
اسیران یہوودہ سے بہ اصرار   کہا۔ گرچہ تمھاری حالتِ زار   زبور ۳۷
سناؤ اپنے ہم کو تم مزامیر   ہے مشہورِ زمانہ جن کی تاثیر
بتون کے مدح خوان یونان کے شاعر   بہ ظاہر شاعری مین جو ہین ماہر
بدی کا وہ بتونکے کرتے اظہار   نہین اس سے انھین ہے شرم اور عار
بہت کم دیتے ہین تعلیمِ اخلاق   نہین ہین خلق کی تعلیم مین طاق
ہین الہامی کتب اخلاق کی کان   مقابل اُنکے کیا اخلاقِ یونان
خدا کا اور مقدّس لوگون کا حال   اور اُنکی نیکی کے اوصاف و احوال
ہمارے واسطے لکھے گئے ہین   بیان ایسے نہ یونان نے لکھے ہین
فصاحت گرچہ یونان کی ہے مشہور   محبت سے وطن کی بعض معمور
کلامِ انبیا ہے اُس سے بہتر   فصاحت سے بھرا ہے جو سراسر
وطن کی گہری الفت سے بھرا ہے   ہر اک صوت صداقت سے بھرا ہے

رموزِ سلطنت کی اُسمین تعلیم / خدا کی باتون کی حد درجہ تکریم
سرافرازی کے بھید اُسمین مکمّل / وہ شاہون کیلئے تعلیم اکمل
بتاتا وہ ہی بربادی کے اسباب / خوشی کا کھلتا ہے اُس سے ہر اک باب
ضرورت ہے نہین یونان سے سیکھون / مین کیون بیدینون سے جا مشورت لون
ہوا سُن کر کے شیطان سخت ناراض / لگا یون کہنے وہ اب پیشِ مرتاض
نہ تجھ کو سلطنت کی آرزو ہے / نہ تجھ کو علم کی بھی جستجو ہے
نہ دولت چاہتا تو اور نہ عزّت / ہنر ہے اور نہ لشکر ہے تو رفعت
نہ شہرت چاہتا تو اور نہ اجلال / مدد تیری کریگا خاک اقبال
ہے واقع مین عجب خلقت کا انسان / ہے بہتر واسطے تیرے بیابان
تجھے پایا جہان وان چھوڑتا ہون / بھلائی سے تری منھ موڑتا ہون
کہا تجھ سے تو اُس پر کر تامّل / کہ تا قابل تو شاہی کے ہو بالکل
یقیناً بعد کو پچھتائے گا تو / یقیناً سخت نقصان پائے گا تو
تجھے مین سلطنت دنیا کی دیتا / بڑے کامون کی خاطر تجھ کو لیتا
نبوت تیری نسبت پوری ہوتی / مگر اب کس طرح وہ پوری ہوگی
کواکب پر نظر کرتا ہون جب مین / یہی پاتا ہون لکھا اُنمین تب مین
تری قسمت مین رنج اور دکھ سراسر / ہر اک دن ہوگی حالت تیری ابتر
ملامت اور مشقّت اور نقصان / تو دنیا سے اُٹھائیگا ہر اک آن
اُٹھا کر ظلم تو بدنام ہوگا / مصیبت سہنا تیرا کام ہوگا
طمانچے اور کوڑے کھائیگا تو / بُری صورت سے مارا جائیگا تو
ہے تیرے نام اُنمین سلطنت بھی / نہ جانے ہے وہ اصلی یا خیالی
شروع اُسکا نہ لکھا اور نہ آخر / دوامی سلطنت ہو گی بظاہر
یہ کہہ کر وہ شریر اسکو وہان سے / لگا عرصہ کم اُسکو ایک آن سے
بیابان مین اُٹھا لایا بزوری / ہوا غائب وہ خود ہشیاری یہ کی

اندھیرا رات کا بے طرح چھایا بھیانک اپنے کو اُسنے دکھایا
تھا بھی بھوکا پیاسا اور تنہا تھکا تھا اور تھا سردی کا مارا
مگر دل مین نہین خوف اُسکے کچھ تھا گھنے پیڑون کی جانب وہ آیا
وہ سایہ مین درختون کے گیا سو کہ سو جانیسے دکھ کا خاتمہ ہو
مگر شیطان نے سوتے مین ستایا بھرا خطرہ کا خواب اُس کو دکھایا
وہان آئی بہت زورونسے آندھی برسنے پھر لگا شدت سے پانی
دریچے آسمان کے کھل گئے سب پنہ ابن خدا کو تھی نہین اب
کڑک تھی آفت انگیز انتہا کی چمکتی تھی بڑے زورون سے بجلی
گری بجلی شجر جل کر ہوئے خاک تھے دشمن ہر طرح اسوقت افلاک
ہوا کا زور اور پانی کا تھا زور قیامت کا تھا برپا ہر طرف شور
بلوط اونچے تھے اور مضبوط از حد اسی صورت بہت تھے پیڑ جید
گئے اُنمین اُکھڑ بعض اور جھکے سب نہ قائم رہ سکے جڑ سے ملے سب
مگر قائم تو ہی ابن خدا تھا بھروسہ تیرا خالق پر بڑا تھا
تو الحق کوہِ صیہون کے تھا مانند ہر اک حالت مین قائم اور خورسند
نہ تکلیفات کا تجھ پر اثر تھا کہ دل مین تیرے اطمینان کا گھر تھا
تھا شیطانونکا حملہ تجھ پر ہر دم وہ آندھی سے زیادہ تھے نہ تھے کم
وہان تھے بھوت اور غولِ بیابان بھرا تھا اُنسے اُس صحرا کا دامان
بُری آوازین اُنکی تھین ڈرانی کلیجہ کو کرین اک دم جو پانی
وہ چلاتے تھے اور وہ چیختے تھے ڈرانے کی اُسے کوشش تھے کرتے
ڈراتے اپنے ہتھیارون سے ہر دم نہ اطمینان کو تیرے کر سکے کم
سحر اب ہو گئی تھا خوشنما نور یکایک خلق سے طوفان ہوا دور
سحر اب خوشنما جامہ تھی پہنے نہ کم تھی خوبروئی مین وہ گل سے
تھی خوش کن دل کو اُسکی ہر ادا بھی حقیقت مین وہ مظہر کبریا تھی

کڑک کو بجلیون کو بادلون کو
غرض اندھیرے کو اور آندھیون کو

اشارہ سے کیا یکلخت کافور
ہوئی امن و امان سے خلق معمور

کیا سورج نے اپنا زور ظاہر
نمی غائب ہوئی اُس سے بالآخر

درختون نے دکھائی خوشنمائی
سحر سے تازگی اُن سب مین آئی

پرندے بھی لگے اب چہچہانے
خوشی سے حمدِ حق مین گیت گانے

کہ دل اُنکا تھا خوش بیحد سحر سے
نجات اُن کو ہوئی تھی ہر خطر سے

اُسے پھر آزمانے آیا شیطان
تھا دل مین اپنے حد درجہ وہ حیران

نہین تدبیرین اُسکی کارگر تھین
نہین کل حکمتین بھی بار ور تھین

تھی خواہش آخری بار آزمائے
بالآخر اپنے مطلب کو وہ پائے

مسیحا کو وہ پر تھا سیر کرتا
دل اُسکا شکرِ خالق سے بھرا تھا

بہت نزدیک اک جنگل وہان تھا
اُسی سے جلد اب شیطان نکلا

وہ بے پروائی سے اسوقت بولا
بھلائی کے لیے پھر تیری آیا

کہ شب مین تجھ کو طوفان نے ستایا
کبھی طوفان ایسا یان نہ آیا

زمین اور آسمان اک ہوگئے تھے
جو اس خلق گویا کھو گئے تھے

زمین و آسمان کا اس سے نقصان
نہین ہے پر مصیبت بہرِ انسان

ہے آتی چھینک انسان کو ہے جیسے
تھا عالم کے لیے طوفان ویسے

مگر انسان و حیوان اور نباتات
اُٹھاتے ہیگمان ہین اس سے آفات

مصیبت کا شگون طوفان تھا الحق
اکیلا یان پہ تو انسان تھا الحق

یہان پر تیری خاطر آیا طوفان
کرے تجھ کو وہ حد درجہ پریشان

سمجھ لے اس کو آغازِ مصیبت
نئی نت آئیگی اب تجھ پہ آفت

مری باتین نہین تو مانتا ہے
برائی اپنی اُن مین جانتا ہے

بڑھاتا جاتا ہے اپنی مصیبت
نہ جانے لائیگا کیا اور آفت

ہے ممکن تختِ شاہی پائیگا تو
شکارِ پُر خطر ہو جائے گا تو

مگر کب اور کیونکر شاہ ہوگا / تو کیونکر خلق مین ذی جاہ ہوگا
نہین ظاہر کسی پر اب تلک ہے / مصیبت بیگمان زیر فلک ہے
ہے بہتر کام کا موقع پکڑنا / نہ موقع ہاتھ پھر آئیگا ایسا
اگر اب بھی نہ مانے گا مری بات / مقرر اپنے پہ لائے گا آفات
یہ خطرات کے اور سب علامات / بتاتے ہین کہ اور آئینگی آفات
تجھے طوفان نے اب آگہی دی / تو مانے یا نہ مانے تیری مرضی"
دیا پاسخ مسیحا نے بہ فہمید / فقط تھی اُسکے دل مین حق سے اُمید
نہ طوفان نے کیا حالت کو تبدیل / مری تسکین اور راحت کو تبدیل
مجھے غم گر کہا اُس نے ہوا کیا / ہوا اُس سے کوئی نقصان مرا کیا؟
نہ خطرہ اور نہ ڈر اُس سے کبھی تھا / مصیبت کا گو سامان یان سبھی تھا
علامات مصیبت وہ نہین تھا / شرارت سے وہ تیری بالیقین تھا
مدد کا تیری خواہان مین نہ ہونگا / نہین تنہا ہی مین ہرگز تجھ سے لونگا
ڈرا مجھ کو تو چاہے جس طرح سے / نہ حاصل ہوگا مقصد اس طرح سے
تو بننا چاہتا میرا خدا ہے / بدی اب تو تری بے انتہا ہے
تو بد ذاتی سے اپنی باز آجا / ہے بہتر یان سے اے ملعون چلا جا"
ہوا یہ سُنکے برہم سخت شیطان / لگا اس طرح سے بکنے وہ ہذیان
تو سُن لے ابن مریم ابن داؤد / نہین منظور مجھ کو اپنی بہبود
مجھے شک ہے کہ تو ابن خدا ہے / فقط انسان ہے تو اور کیا ہے
مسیحا تجھ کو مانا انبیا نے / یہی ظاہر کیا اب تک خدا نے
مسیحا مین بھی تجھ کو جانتا ہون / کہا جبریل نے جو مانتا ہون
کہ جب جبریل نے تیری خبر دی / ہوئی اُس دم سے مجھ کو فکر تیری
ہوا مولد ترا جب شہر داؤد / تھا واقع مین وہان پر مین بھی موجود بیت اللحم[۵۱]
اُسی شب ان فرشتے گاتے آئے / جہان کے واسطے خوشخبری لائے

کہ پیدا تو ہوا منجی جہان کا ۔ غرض تو منجی بھی ہے اور مسیحا
نظر تجھ پر رہی اُس دم سے میری ۔ ہراک حالت کو دیکھا مین نے تیری
ترا بچپن لڑکپن اور جوانی ۔ غرض مجھ سے تری کل زندگانی
کسی حالت مین پوشیدہ نہین تھی ۔ وہ حیرت دل کو میرے بالیقین تھی
تو بپتسمہ کو جب یردن پہ آیا ۔ مجھے شوقِ تجسس وان پہ لایا
خدا کی وان پہ یہ آواز آئی ۔ (حقیقت مین جو تیرے واسطے تھی)
یہ پیارا بیٹا ہے جس سے مین خوش ہون ۔ ہوا اس سے تحیر میرا افزون
ہوا اسوقت سے جو یان مین اسکا ۔ کہ ہے کس طور سے تو حق کا بیٹا
کہ الحق مین بھی ہون اللہ کا بیٹا ۔ نہین مٹ سکتا ہے ہرگز یہ رشتہ
ہراک انسان اللہ کا ہے بیٹا ۔ تو اور انسان سے ہے کیسے اعلیٰ
یہی تھی جستجو جو یان پہ آیا ۔ یہ تجھ کو آزما کر مین نے پایا
مرا مہلک تو دشمن بیگمان ہے ۔ تری ہر بات سے یہ اب عیان ہے
ہے بہتر اپنے دشمن کو مین سمجھون ۔ اور اُسکی ساری قوت کو مین جانون
مین جانون اُسکی حکمت اور راے ۔ بنے جیسے کرون مین میل اُس سے
مین کرلون کچھ نہ کچھ اب اُس سے حاصل ۔ اُٹھاؤن تا نہ مین نقصان کامل
تجھے ہر چند مین نے آزمایا ۔ تجھے برتر ہراک انسان سے پایا
نہ تجھ پر امتحان کا کچھ اثر تھا ۔ نہ تجھ پر کارگر کچھ میرا شر تھا
مری قوت سے آگے بجز تو تھا ۔ نہین نقصان ہوا کچھ مجھ سے ترا
تو دانا دل ہے اور ہے نیک سیرت ۔ حقیقت مین تو ہے اللہ کی صورت
نہ دولت سلطنت عزت نہ اقبال ۔ نہ دنیا کی کوئی چیز اور نہ اجلال
تجھے قابل قدر کے نزدیک تیرے ۔ نہین مین آزما سکتا ہون اُنسے
مین تجھ کو اور طرح اب آزماتا ۔ (کہ ہر انسان سے بہتر تجھ کو پاتا)
یہ جانون ہے تو کیونکر حق کا بیٹا ۔ تو اپنے کو خدا کا بیٹا دکھلا

[1] دریاے یردن

[2] سنسکرت اور اسکی سختی اور مضبوطی لاثانی ہے

آزمایش سوم

یہ کہکر اُسکو وہ انسے لے اُڑا وہ
جہان ہیکل تھی عالی شان عمارت
وہ تھی مانندِ کوہِ سنگِ مرمر
۳۸ کلس اُس پر سنہرے جا بجا تھے
اُسی کے کنگرہ پر اس کو لاکر
نہین یان پر کھڑا ہو سکتا ہے تو
مین تیرے باپکے گھر پر ہون لایا
ہجوم خلق نیچے ہے سراسر
۳۹ تو اپنے کو یہان سے اب گرادے
ہر اک جانے کہ تو ہے حق کا بیٹا
ضرر تجھکو نہین ہوگا ذرا بھی
فرشتون کو خدا یہ حکم دیگا
تجھے ہاتھون پہ اپنے وہ اُٹھالین
۴۰ نہ تیرا پاؤن ہرگز ٹھیس کھائے
دیا پاسخ یہ اسکو ابنِ حق نے
نہین تو آزما اپنے خدا کو
مسیحا وان رہا قائم سراسر
مگر شیطان وان سے گر پڑا اب
۴۱ غرور اُسکا ملا اب خاک مین سب
جہنم کو گیا وہ منھ چھپائے
نہایت خوف و غم سے تھا پریشان
بھرا تھا یاس و حسرت سے سراسر
بھلا کون ابنِ حق کو آزمائے

مقدس[۱] شہر کو یکدم گیا وہ
تھی جسکو دہر مین حد درجہ عظمت
بلندی مین وہ تھی ہر اک سے برتر
شفق کے مثل از حد خوشنما تھے
حقارت سے لگا کہنے سراسر
کھڑے ہونے کی جا ہے کم ہر اک سو
بلندی پر تجھے یان پر بٹھایا
پرستارِ یہوؔوہ وہ ہین یکسر
ہے گر ابنِ خدا قدرت دکھائے
تجھے اب مان لے ہر اک مسیحا
نہین کہتا ہون مین یہ ہے لکھا بھی
(کہ ہو ہرگز نہین نقصان تیرا)
زمین پر آئے تک تجھکو سنبھالین
نہ پتھر سے تو کچھ نقصان اُٹھائے
لکھا ہے یہ بھی اسکو تو سمجھ لے
خداوند اور اپنے کبریا کو"
حقیقت مین وہ تھا فرزند اور
نہین ملعون قائم رہ سکا اب
ہوا حد درجہ محزون و معذب
شیاطین کو وہ کیسے منھ دکھائے
تھا اپنے کام سے از حد پشیمان
کہ بربادی ہوئی تھی اُسکی یکسر
سراسر جو ضرر آخر نہ پائے

[۱] یروشلیم
[۲] خدا کی خاص عبادت گاہ
[۳] خدا کا نہایت محترم نام ہے
[۴] زبور ۹۱-۱
[۵] استثنا ۶-۱۶

ملائک نوری اب حاضر ہوئے وان — مثال آتش روشن درخشان
پہ آسمانی پرون پرسے گئے وہ — لگے آرام دینے اب اُسے وہ
گلستان مین اُسے لے جا بٹھایا — وہان سبزہ پہ دسترخوان بچھایا
غذائین آسمانی اُس پہ رکھتین — جو بہتر یان کے کھانونسے کہین تھین
رکھے پھل زندگانی کے شجر کے — مزہ کے جو عجب تھے اور اثر کے
برائے شرب لائے آب حیوان — گئی پیاس اُسکی جس سے تھا پریشان
ہوئی کھا اور پی کے خستگی دور — ہوئی جس سے سراسر ماندگی دور
اثر فاقون کا یکدم سب ہوا دور — بدن اسکا ہوا قوت سے معمور
لگے کرنے ملک حمد مسیحا — کہ وہ شیطان پر غالب ہوا تھا
حقیقت مین تو ہے اللہ کی صورت — جلال اُسکا تو ہی ہے اور حکمت
تو ہے نور خدا نوراً علی نور — اگرچہ آسمان سے اب تو ہے دور
بنا انسان تو انسان کی خاطر — منزہ تھی تری ذات اور طاہر
بیابان مین کیا اظہار حق کا — دکھایا اپنے کو اللہ کا بیٹا
عوض انسان کے شیطان سے لڑا ہے — بالآخر اُس پہ غالب تو ہوا ہے
کہ جیسے پہلے غالب تو ہوا تھا — جہنم کو اُسے پہونچا دیا تھا
لیا آدم کا بدلا اُس سے تونے — حقیقت مین گیا وہ ہار تجھ سے
کیا فردوس حاصل بار دیگر — کیا ہے دور شیطان کا ہر اک شر
نجات خلق تو ہی اب ہوا ہے — بہشت انسان کو تونے اب دیا ہے
جہان محفوظ آخر تک رہین گے — نہین شیطان سے پھر دکھ سہین گے
نہ اُسکی آزمایش مین پڑین گے — حفاظت مین وہ سب تیری رہینگے
ہے اب شیطان تیری سلطنت دور — تو اے اژدر ہوا ہے حق سے مقہور
گرایا جائے گا بجلی کے مانند — کیا تو جائے گا پھر سخت پابند
[illegible] — [illegible] اُٹھائے تو نہیں [illegible]

شکستِ فاش کھا کر اے لعین تو
شیاطین مین ہوا شرمندہ از حد
جہنم مین ابد دون یا ہلاکو
ہلاکت دیکھ کر تیری ہے غمناک
کریگا دہر سے خارج سراسر
ڈھونڈھین گے اور منت کرینگے
ہمین مت وقت کے پہلے ستا تو
ہمین اب بھیج زندان مین ہمین تو
اجازت دے رہین ہم سؤرون مین
بس اب ابنِ خدا مالک جہان کے
نجاتِ خلق کا اب کام کر تو
رہی حمد و ثنا ہر دم ہو سب سے
یہ گا کر ادر کر کے اس کو سجدہ
ہوا ابنِ خدا بھی وان سے راہی
لگا وہ جا بجا تعلیم دینے
جہان جاتا وہان نیکی وہ کرتا
تھے اُسکے معجزے باہر بیان سے
تھے شیطان کے ستائے اور مظلوم
نہین کرتا تھا وہ آزاد اور شاد
اِسے واسطے مصلوب ہو کر
ہوا تا زندگی ہم اُس سے پائین
ہوا زندہ وہ مر کر تیسرے روز
گیا وہ آسمان پر باپ کے پاس

یہ پہلا زخم پا کر بالیقین تو
تو پائیگا بہت زخم اُس سے اے بد
جو ہے مانند تیرے سخت بدخو یعنے ہلاکو
کہ آخر تجھ کو ابنِ حق خدا پاک مکاشفہ ۹-۱۱
کر تو اور تیرے سارے صاحبِ شر
کہین گے اِس طرح سے ابنِ حق سے مرقس ۵-۱۲
تو قادر ہے کہ ہے ابنِ خدا تو
ہے مالک اور حاکم بالیقین تو
غلاظت مین جو ہین اور دیو دون
بس اب وارث زمین و آسمان کے
مٹا اس دہر سے شیطان کا شر تو
تو ہی ممدوح خلقت کا ہوا ہے
ملائک نے لیا اب اپنا رستہ
فقط ہمراہ تھا فضلِ الٰہی
یون ہی گزرے کئی سال اور مہینے
خوشی سے دل خلائق کا وہ بھرتا اعمال ۱۰-۳۸ وغیرہ
وہی قدرتِ الٰہی کے نشان تھے
گنہ کے تھے سبب جو اپنے مغموم
بدی کے تخم کو کرتا تھا برباد
ہمارے واسطے معیوب ہو کر
نہین پھر موت کے قبضہ مین آئین
ہوا وہ موت اور شیطان پہ فیروز
نہین ہے اُسمین ہرگز بیم و سواس

کہ ہے وہ آسمان سے آنے والا — حیات و خورمی ہے لانے والا
ابد تک ساتھ اُسکے ہم رہیں گے — اور اُسکے ساتھ ہم شاہی کرینگے

تمام شد